رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷
Regd No E.P. 67

جلد ۶ ‖ ۱۹ ر تبوک ۱۳۳۶ ہش ۲۴ ر صفر ۱۳۷۷ھ ۱۹ ر ستمبر ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ ر ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تا حال بیمار ہیں۔ احباب ہر دو بزرگان کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ ر ستمبر۔ اس جمعہ کے بعد پانچ بجے شام مولوی برکت علی صاحب انعام نگران تعمیرات کی شادی کی تقریب عمل میں آئی اور اسی شام آپ نے دعوت ولیمہ دی جس میں متعدد احباب کو مدعو کیا گیا۔

۱۷ ر ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔

قادیان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

اور

عشاقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا پُر خلوص اجتماع

مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ مقامی قادیان

قادیان ۱۵ ر ستمبر۔ آج ٹھیک آٹھ بجے صبح مسجد اقصےٰ قادیان میں زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی چار گھنٹہ تک برابر جاری رہی۔ جلسہ کے آغاز سے اختتام تک عشاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مجمع ہمہ تن گوش ہو کر جلسہ کی تمام تقاریر کو سنتا رہا۔ ابتدائی تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد محترم صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ ہر پہلو میں جامع اور مانع اکمل نمونہ رکھتی ہے۔ آج کے جلسہ میں سیرت طیبہ کے ذکر میں اس اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی

بعثت نبوی کی غرض

سب سے پہلے مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نے "غرض بعثتِ نبوی کی غرض" پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جس وقت آپ مبعوث ہوئے وہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا تھا۔ نسل انسانی کے قلوب سے خدا کی ہستی کی یاد اس طرح نکل چکی تھی جس طرح کبوتر گھونسلے سے پرواز کر جاتا ہے توحید مٹ چکی تھی۔ نفس پرستی۔ بت پرستی زوروں پر تھی۔ کمزور ظلموں کا تختہ مشق بن رہے تھے۔ لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا۔ عورتوں کے حقوق غصب کرنا۔ بد اخلاقی اور بدکاری کا بازار گرم تھا۔ دنیا کی روحانی۔ اخلاقی۔ اقتصادی تمدنی و سیاسی حالت نہایت خستہ تھی۔ اس حالت میں نسل انسانی میں اخوت، محبت خدا پرستی کا بیج بونے۔ اس کی ہستی پر حق الیقین دلانے۔ انسان کو خدا نما انسان بنانے۔ بندوں کا خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی خاطر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو مبعوث فرمایا۔ اور پھر آپ کو اپنے اس مشن میں حیرت انگیز ترقی اور کامیابی حاصل ہوئی۔

آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسیہ

دوسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے "آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے سورۃ نور رکوع ۵ کی ابتدائی آیات تلاوت کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نور قرار دیا ہے۔ جس کے پرتو سے ساری دنیا منور ہو سکتی ہے۔ چنانچہ عرب کے لاکھوں وحشی آپ کی پاک صحبت اور قوت قدسیہ سے ہی نہ صرف انسان بلکہ باخدا انسان بنے اور رضی اللہ عنہ کے لقب سے ملقب ہوئے اور یہ اتنا بڑا معجزہ ہے کہ صرف اسی ایک ہی مثال سے تمام حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

آپ کی قوتِ قدسیہ کا ہی اثر تھا کہ آپ کا ہر صحابی روشن ستارہ کہلایا اور بے شمار سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنا۔ مخالفین اسلام اعتراض تو کر لیتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ مگر وہ آج تک اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ آخر وہ شمشیر چلانے والے آئے کہاں سے تھے؟ ان لوگوں کو کس تلوار نے مطیع کیا؟ درحقیقت آپ کے انفاس قدسیہ اور اخلاق کریمانہ کی جاذبیت نے ان کو شمع رسالت کے پروانے بنا دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اس راہ میں اپنی جانیں دینے سے دریغ نہ کی۔ جنگ بدر، جنگ اُحد میں انصار۔ مہاجرین کی قابلِ رشک قربانیاں اسی قوتِ قدسیہ کا پرتو نہیں۔ تو اور کیا ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے صحابہ کرام کی ان بے مثال قربانیوں اور محبت رسول کے واقعات بیان کرتے ہوئے آپ کی قوت قدسیہ کو مؤثر رنگ میں بیان فرمایا۔

تیسرے نمبر پر مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب گیانی نے پنجابی زبان میں

"آنحضرت صلعم کا سلوک غلاموں اور یتیموں سے"

کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ رسم غلامی کی لعنت دور کرنے کی آنحضرت صلعم نے کس قدر کوشش کی یہ اظہر من الشمس ہے آپ نے بتایا کہ اسلام نے نجات کا کتنا آسان طریق بتایا کہ غلام کو آزاد کرنے سے خدا تعالےٰ اُسے حیاتِ جاودانی عطا کریگا بتامی۔ بیوگان اور غلاموں کے ساتھ آپ نے جو حسن سلوک کئے۔ اُن کا اعتراف اُپنوں نے بھی کیا اور غیروں نے بھی۔ حضرت زید بن حارثؓ اور اُسامہؓ بن زیدؓ کو بڑی بڑی مہموں میں جرنیل مقرر کر کے غلاموں کی نسبت حقارت آمیز سلوک کو یکسر مٹا دیا۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی " آنحضرت صلعم کا غیروں اور دشمنوں سے سلوک " کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے مختلف مثالوں اور واقعات کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنے دشمنوں سے بھی وہ سلوک کیا۔ جس کا نمونہ دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتا۔ آپ کبھی نہتے دشمن پر وار نہیں کرتے تھے۔ فتح مکہ کے وقت آپ نے اپنے دشمنوں کی نسبت لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر عفو و درگذری کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا کیا گیا۔

پانچویں تقریر چوہدری سعید احمد صاحب بی۔اے نے بعنوان " آپؐ کا سلوک اپنے اہل بیت سے " کی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی ...! آپ کا اپنے اہلبیت کے ساتھ جو اعلیٰ سلوک تھا۔ اُس کا صحیح اندازہ صرف اس ایک بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دولتمند گھرانوں سے آئی ہوئی امہات المومنین نے حضورؐ کے گھر میں تنگی و ترشی سے بسر اوقات کی مگر کبھی بھی زبان پر شکوہ و شکایت نہ آنے دی۔ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک ہی تھا جس نے اُن کے دل میں اس قدر بشاشت بھر دی تھی۔ آپ کو اپنی بیٹی فاطمہؓ سے اس قدر محبت تھی کہ جب بھی سفر کو جانے تو ملاقات کر کے جاتے اور واپسی پر سب سے پہلے ملتے تاکہ جدائی کا وقفہ کم سے کم رہے۔ یہ تھا آپکا اپنے اہل و عیال سے اعلیٰ درجہ کا سلوک !!

چھٹی تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کی

"رسول کریمؐ اور امن عالم"

کے عنوان پر تھی۔ آپ نے بتایا کہ اگر دنیا تباہی و بربادی سے بچنا چاہتی ہے اور حقیقی امن و شانتی کی خواہاں ہے تو اُسے حضور کا اسوہ حسنہ ہی اپنانے سے سب کچھ حاصل ہو سکے گا۔ انسانی مساوات کا صحیح اور حقیقی گُر آج سے تیرہ سو سال قبل پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے بیان کر دیا تھا۔ اسلام میں کالے گورے کا امتیاز اونچ نیچ یا ملکی اور غیر ملکی کی تقسیم کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ نے اسلامی اصول کی روشنی میں قیام امن کے مختلف پہلوؤں پر باقی صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ ۵/۵۷ ستمبر ۱۹۵۷ء

دنیا کا زندہ مذہب

اخبار صدقِ جدید لکھنؤ کی تازہ اشاعت بابت ۱۳ ستمبر میں مندرجہ بالا عنوان سے مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کا ایک مختصر نوٹ شائع ہوا ہے جس میں مولانا نے ایک مراسلہ میں مذکور ایک سوال کے جواب میں اسلام کی وہ امتیازی خصوصیات بطور اجمال ذکر فرمائی ہیں۔ جو اُسے دیگر مذاہب کے مقابل پر حاصل ہیں۔ ہم نے اس نوٹ کو اس اشاعت میں دوسری جگہ بجنسہ نقل کیا ہے۔ مراسلہ نگار کی طرف سے سوال کیا یہ گیا کہ:

"وہ کون سی خصوصیات ہیں جن کی بناء پر اسلام کو دوسرے ملل و مذاہب پر فوقیت حاصل ہے۔ چوری، زنا، شراب، الکشت و خون وغیرہ ہر مذہب و ملت میں گناہ ہیں توحید کا بھی کسی نہ کسی صورت میں اقرار ہے۔ اگرچہ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی کی صورت ہی میں سہی"

اس سوال کا جواب مولانا کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ اجمالی صورت ہی رکھتا ہے اور جو امور اس میں بیان کئے گئے ہیں وہ دیگر مذاہب و ملل کے مقابل پر فی الجملہ اسلام کی امتیازی شان کو ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ایک بہت بڑی امتیازی علامت جو تمام دیگر خصوصیات سے درجہ اولیت کی حامل ہے۔ اور اُسے سمجھانے کے لئے کسی لمبی چوڑی تشریح کی بھی ضرورت نہیں بیان ہونے سے رہ گئی ہے۔ اور وہ ہے اسلام کا زندہ خدا سے تعلق اور اُس کی زندگی کا ہر زمانہ میں ثبوت دیتے چلے جانا۔ اس اجمال کی تفصیل مذہب کے معنے پر غور کرنے سے ہی معلوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مذہب کے معنے اُس طریق اور رستہ کے ہیں جو انسان کو خدا تک پہنچا دے۔ اور اس سے اُس کا تعلق مضبوط کر دے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب اسلام نے اس بات کو نہایت تحدی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

کہ جو ہماری تلاش میں لگے رہتے ہیں بالآخر ہم انہیں اپنے وصال کی راہنمائی بھی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اسکا طریق بتاتے ہوئے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

کہ اے لوگو اگر تم محبوب خدا بننا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ میرے قدم بقدم رکھتے چلے جاؤ۔ پس تم بھی گوہر مقصود کو پا لو گے۔

پھر ایک دوسری جگہ خدا کے محبوب بن جانے کی علامت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ

"ان الذین قالوا ربنا اللہ
ثم استقاموا تتنزل
علیھم الملائکۃ الا
تخافوا ولا تحزنوا و
ابشروا بالجنۃ التی
کنتم توعدون"

کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتے ہوئے استقامت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اُن پر فرشتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ جو ہر قسم کے خوف و ہراس کے موقعہ پر انہیں پوری تسلی اور تشفی دیتے ہیں۔

گویا انہیں اپنے محبوب کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اُس کے پاک کلام سے مشرف فرمائے جاتے ہیں۔ پس یہ وہ امتیازی نعمت ہے۔ جو ایک سچے مسلمان کی روح کی غذا کا کام دیتی ہے۔ اور ہر تکلیف کے وقت اُس کے سہارے کا موجب بنتی ہے۔ خواہ اُسے دنیا کی طرف سے کسی قدر تنگ کیا جائے وہ اُس کی راہ میں اُن تکالیف سے عجب لذت محسوس کرتا ہے۔

اس کی واضح مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنگِ احزاب کے واقعات پر غور کرنے سے مل سکتی ہے چاروں طرف سے دشمن چڑھ کر آگیا اور اندر سے منافقین نے بھی کہنا شروع کر دیا کہ

یا اھل یثرب لا مقام لکم فارجعوا۔

اے مدینہ والو! اب تمہارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ مناسب ہے کہ اب تم اپنے مذہب سے لوٹ آؤ۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زندہ ایمان کی نعمت حاصل کی تھی۔ ایسی باتوں میں کس طرح آ سکتے تھے اُنہوں نے صاف کہہ دیا

ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ

کہ یہ تو وہی ہے جس کے متعلق اللہ اور اُسکے رسول نے قبل از وقت ہمیں بتا دیا تھا۔ کہ اس طرح تمہاری مخالفت کے طوفان اُٹھیں گے۔ پس ان مخالفتوں کے پیچھے تو ہمارے محبوب کا چہرہ نظر آ رہا ہے۔ پس اسی چیز نے اُن کے ایمان کو اس قدر مضبوط کر دیا!!

چونکہ اسلام کو خدا تعالیٰ نے نوع انسان کی فلاح و بہبودی کے لئے تا قیامت غیر متبدل مذہب قرار دیا ہے۔ اس لئے اس کی یہ امتیازی خوبی بھی تا قیامت چلی جائے گی۔ اور ہر زمانہ میں اُس کے شیریں پھل سعید روحوں کے لئے غذا کا کام دیں گے۔ چنانچہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

الم تر کیف ضرب اللہ
مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ
طیبۃ۔ اصلھا ثابت و
فرعھا فی السماء۔ تؤتی
اُکُلَھَا کلَّ حین باذن
ربھا۔ (ابراہیم ع ۴ پ ۱۳)

یعنی اے مخاطب کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک پاک کلام کی مثال جو ایک پاک درخت کی طرح ہے اور جس کی جڑھ مضبوطی کے ساتھ قائم ہے۔ اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوئی ہے۔ کھول کر بیان کیا ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے۔

اس آیت میں جس خوبی سے مذہب اسلام کی امتیازی علامات کو بیان کیا گیا ہے اس کی ساری تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ اس وقت ہم اس آیت کے آخری حصہ کی طرف اشارہ کر کے بتانا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو یہ خصوصیت بخشی ہے کہ ہر زمانہ میں اس کی پوزیشن ایک پھل دار درخت کی ہے جو ہر موسم پر اپنے شیریں پھل دیتا ہے اس کے شیریں پھلوں سے مراد ہر زمانہ کے وہ خدا رسیدہ انسان ہیں جو خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کرتے ہیں۔ جن کی اس قدر کثرت اس ملتِ مسلمہ کو بخشی گئی ہے کہ کوئی مذہب بھی اس خصوصیت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسلامی تاریخ کا ہر طالب علم اسلام کی اس امتیازی شان سے واقف و آگاہ ہے۔ کیونکہ ہر زمانہ میں صدہا اولیاء و صلحاء امت نے اس نعمت سے وافر حصہ پایا اور اس کی برکت سے ان کے گرد شمع رسالت کے پروانے جمع ہوتے چلے گئے اور ملکوں میں یہ آسمانی نور پھیلا!!

حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے اس (باقی صفحہ ۹ پر)

ایک ضروری اعلان

یہ خبر احباب جماعت کی دلی مسرت کا موجب ہوگی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو قرآن مجید کا ترجمہ اور مختصر نوٹس لکھے ہیں وہ "تفسیر صغیر" کے نام سے عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ چونکہ یہ ترجمہ تھوڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو فوری طور پر اپنے لئے کاپیاں ریزرو کروا لینی چاہئیں۔ ایک کاپی کی قیمت ۱۶ روپے رکھی گئی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس علمی خزانہ سے مستفید ہونے کے لئے جلد نظارت ہذا کو اپنی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ تا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی اطلاع دی جا سکے جو دوست نظارت ہذا کے توسط سے اپنے لئے یہ علمی خزانہ طلب کرنا چاہیں وہ امانت "تفسیر" ناظر دعوت و تبلیغ قادیان میں مبلغ ۱۶ روپے فی نسخہ جمع کروا دیں۔ اس بارہ میں جلدی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ فوری اطلاع نہ کرنے کی صورت میں انہیں اس علمی خزانہ سے محروم ہونا پڑیگا

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اخبار بدر کا
جلسہ سالانہ نمبر

سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر کے بعد اب قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

یہ نمبر ۳ و ۱۰ اکتوبر کے دو پرچوں کو ملا کر جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع ہوگا۔ اس میں متعدد دینی معلومات سے پُر علمی مضامین شامل ہونگے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی اور تبلیغی لحاظ یہ نمبر خاص اہمیت رکھے گا

احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس خاص نمبر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں اور زائد پرچے خرید کر غیر از جماعت احباب میں تقسیم فرمائیں۔

اخبار بدر زمانہ درویشی کی خاص یادگار ہے۔ اور اس کو ترقی و وسعت دینا ہر مخلص احمدی کا اولین فرض ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ "طلوعِ فجر" کے زمانے میں قرآنی علوم کی اشاعت کریں گے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دنیا میں ان کو بھی عزت عطا کی جائیگی

دنیا میں قرآن مجید کی اس قدر اشاعت کرو کہ ساری دنیا رسول کریم کے مقامِ محمود کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ اگست ۱۹۵۷ء

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر کان مشھودا۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ (بنی اسرائیل ع ۹)

اس کے بعد فرمایا:-

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی

عبادت کی طرف توجہ

دلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ عبادات ہی تیرا بڑا سہارا ہیں۔ تو ان کی طرف توجہ کر۔ اگر تو عبادات کی طرف توجہ کرے گا تو اللہ تعالےٰ تجھے ایک ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جس کا نام مقام محمود ہے۔

مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ

مقام محمود

جنت میں ایک بہت بلند مقام ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنت میں مقام سب سے اعلیٰ ہو گا لیکن سوال یہ ہے کہ غیر مذاہب والے اس کو کب مان سکتے ہیں۔ عیسائی اور ہندو اور یہودی وغیرہ اسے کب تسلیم کر سکتے ہیں انگلستان، امریکہ، جرمنی اور روس کے دہریہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ نہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہیں۔ اور نہ مرنے کے بعد جینے کے قائل ہیں۔ ان کو یہ کہنا کہ ہمارے رسول سب انبیاء سے افضل ہیں اور اس کا

ثبوت یہ ہے

کہ انہیں جنت میں ایک بڑا اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔ جس کا نام مقام محمود ہو گا۔ ایک عبث بات ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان باتوں کے قائل ہی نہیں۔ ہم تو اس بات کے بھی قائل نہیں کہ تمہیں مرنے کے بعد ایک جگہ ملے گی یا ایک جگہ شکر کا بھی ملے گا۔ تم یہ کیا کہتے ہو کہ تمہارے رسول کو مقام محمود ملے گا۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ ہوشیاری کی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ آخری زمانہ میں ہمارا مسیح جسمانی طور پر آسمان سے اُترے گا۔ اور بادشاہت اسی کی ہو جائے گی۔ ان پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ دکھاؤ تمہارے مسیح کی بادشاہت کہاں ہے۔ وہ کہیں گے ہم تو قیامت سے قریب اس بادشاہت کے قائل ہیں اس وقت تو نہیں۔ پس وہ تو پھر بھی کچھ جواب دے سکتے ہیں۔ مگر مسلمان اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام محمود کو جنت تک محدود رکھیں۔ تو ان کے اعتراض کا جواب نہیں دے سکتے۔ اگر ہم ان سے کہیں کہ آؤ اور دکھاؤ کہ مسیح کی بادشاہت کہاں ہے۔ تو وہ کہیں گے کہ تم پہلے قیامت کا دن دکھاؤ

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے

کہ قیامت کے قریب اس کی بادشاہت قائم ہو گی۔ اگر تم اس کی بادشاہت دیکھنا چاہتے ہو تو قیامت کا دن بھی دکھاؤ پھر دنیوی طور پر بھی وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح کے ماننے والے ہیں اور ہماری حکومت اس وقت دنیا پر قائم ہے۔ مگر تم کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت میں مقام محمود ملے گا۔ اور حالت یہ ہے کہ آج سب سے زیادہ گالیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی مل رہی ہیں۔ ہندو ہیں۔ عیسائی ہیں۔ روس کے دہریہ ہیں۔ بدھ ہیں ان میں سے جو بھی اسلام پر کوئی کتاب لکھتا ہے۔ وہ سیدھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ پس ہمارا جنت والا انعام تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ اس دنیا میں نہیں جو کچھ مل رہا ہے۔ وہ تو ظاہر ہے کہ مقام محمود کے خلاف ہے۔ سو

یاد رکھنا چاہیئے

کہ مقام محمود بے شک جنت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ وسلم کو ملے گا۔ مگر اس دنیا میں بھی آپ کو مقام محمود عطا کرنے کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ جو دنیا میں آپ کو ملے گا۔ اور پھر اس مقام کے حصول کا طریق بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر کان مشھودا

ان آیات میں گو ضمیر میں مفرد کی استعمال کی گئی ہیں۔ اور بظاہر ان آیات کا مخاطب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ مگر مراد آپ کی امت کے افراد ہیں۔ قرآن کریم میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں جہاں مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا جاتا ہے۔ مگر مراد آپ کی امت کے افراد ہوتے ہیں۔ ان آیات میں بھی اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر فرد کو مخاطب کرتا۔ اور فرماتا ہے کہ اے رسول اللہ کے امتی۔ تو نماز قائم کر سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک کی مختلف گھڑیوں میں اور اسی طرح فجر کے وقت قرآن کریم پڑھا کر کیونکہ فجر کے وقت قرآن کریم کا پڑھنا ایک مقبول عمل ہے۔ مفردات میں لکھا ہے کہ مشھود کے یہ بھی معنے ہیں کہ ایسے آدمی کو شفا (اور رحمت ملے) گی۔ پس

دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں

کہ اس کو دنیوی زندگی میں اعلیٰ مقام جو خوشی والا ہو گا ملے گا۔ فجر کا وقت وہ ہوتا ہے جب اندھیرا جا رہا ہوتا ہے۔ اور سورج کی روشنی نمودار ہونے والی ہوتی ہے۔ لیکن اس جگہ فجر سے یہ مراد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کا نور پھیلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہوں۔ اور کفر و الحاد کی تاریکیاں دور ہونے کا وقت آ جائے تو اس وقت قرآن کریم کو خوب پھیلاؤ۔ اور اس کی دنیا میں اشاعت کرو۔ علماء کہتے ہیں کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اگر صبح کے وقت

قرآن کریم کی تلاوت

کی جائے۔ تو اس وقت فرشتے خدا تعالےٰ کا کلام سننے کے لئے آتے ہیں۔ مگر یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرشتے کون دیکھتا ہے اور ان کا آنا جانا کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے۔ عیسائی تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ محض ڈھکوسلے ہیں۔ لیکن میں نے جو معنے کئے ہیں اور جو لغت عربی کی کتابوں کے عین مطابق ہیں۔ ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ان معنوں کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالےٰ اسلام کا نور پھیلانے کے سامان پیدا فرمائے۔ تم قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ تب تم کو خدا تعالےٰ کی طرف سے عزت اور رحمت ملے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود ملے گا۔ چنانچہ دیکھ لو

یہ نظارہ ایسا ہے

جو اس دنیا میں نظر آ رہا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ بڑے بڑے عیسائی جو عیسائیت پر جان دیا کرتے تھے۔ اب اسلام کی تعریف میں کلمات کہہ رہے ہیں اور وہی عیسائی مصنف جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر کئی قسم کے الزامات لگایا کرتے تھے۔ اب ان کو غلط قرار دے کر ان کی تردید کر رہے ہیں۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف ان آیات میں توجہ دلائی گئی ہے اور اللہ فرماتا ہے کہ تم قرآن الفجر کو لازم پکڑو یعنی جب پھر اسلام کا نور پھیلنے لگے اور اسلام پر فجر کا زمانہ آ جائے تو تم قرآن کریم کو پھیلانے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

مشہود کے معنے

(صر)ف یہی نہیں ہوتے کہ اگر دیکھے کہ کیا ہو(تا ہ)ے جیسے مسلمانوں نے یہ کہہ دیا کہ اگر صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ تو فرشتے آکر سنتے ہیں۔ بلکہ شہود

کے معنے عزت والی چیز کے بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں لوگ اسی چیز کو دیکھنے کے لئے جایا کرتے ہیں جس کی عزت اور شہرت قائم ہو جیسے قطب صاحب کی لاٹ ہے۔ لوگ اسے اکثر دیکھنے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کی شہرت ہے۔ اور وہ مسلمانوں کی نگاہوں میں معزز ہے اسی طرح اگر حضرت نظام الدین صاحب اولیاء کو کوئی نہ جانتا حضرت معین الدین صاحب چشتی کو کوئی نہ جانتا۔ حضرت بختیار کاکی صاحب کو کوئی نہ جانتا۔ تو لوگ ان کے مزار پر کیوں جاتے۔ اگر حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج والوں کو کوئی نہ جانتا تو ان کا دروازہ دیکھنے کے لئے لوگ کیوں جایا کرتے۔ اسی طرح ملتان میں کئی بزرگوں کی قبریں ہیں۔ پہلے سے ان کی شہرت نیک قائم نہ ہوتی تو لوگ ان بزرگوں کے مقابر دیکھنے کے لئے کیوں جاتے۔ یہی مفہوم ان قرآن الفجر کان مشھودا کا ہے کہ وہ شخص جو اس نور کے وقت میں قرآن کریم کی اشاعت کرے گا اور اس کے علوم کو پھیلائے گا اور اس کے احکام کو رائج کرے گا۔ اس کی اس کوشش اور جد و جہد کے نتیجہ میں جہاں

قرآن کی عظمت قائم ہوگی

وہاں ساتھ ہی اس کی عزت بھی قائم کر دی جائے گی۔ جیسے نظام الدین صاحب اولیاء کے مقبرہ کی عظمت قائم ہوئی تو ساتھ ہی ساتھ ان کی بھی عظمت قائم ہو گئی۔ چنانچہ جو بھی ان کے مزار پر جاتے ہیں۔ ان کی تعریفیں کرتے ہیں۔ پس اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ صبح کے وقت تلاوت کی جائے تو فرشتے اس تلاوت کو سننے کے لئے آتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ صبح کا قرآن بڑی بزرگی والا ہے یعنی جو صبح کا قرآن پڑھتا ہے اسے روحانی بزرگی عطا کی جاتی ہے۔ اس جگہ صبح سے ظاہری صبح مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ جب قرآن کریم کی اشاعت کا زمانہ آئے ۔۔۔۔۔۔ تو وہ لوگ جو اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے بڑی عزتیں پائیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ ہمارے مبلغ غیر ممالک میں اکیلے اکیلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا گھٹیا کھانا اور گھٹیا لباس ہوتا ہے۔ مگر بڑے بڑے وزراء اور لیڈر ان کی عزت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص انہیں تحقیر سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ خود ان کی عزت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

پاکستان کے ایک جرنیل

اپنی بیوی کے ساتھ امریکہ گئے۔ ان کی بیوی احمدی ہیں۔ ایک دن میاں بیوی دونوں ریسٹورنٹ میں کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ہمارا ایک مبلغ بھی وہاں گیا۔ ہمارے مبلغین کو چونکہ خرچ کم ملتا ہے۔ اس لئے ان کا لباس [illegible] ہوتا ہے۔ وہ آیا تو اس کے کپڑوں پر [illegible] تھے۔ اور بوٹ کو وہ [illegible]

بہت برا خیال کرتے ہیں۔ بوٹ بھی خراب سا تھا اور ٹوپی بھی ادنیٰ قسم کی تھی۔ اس پاکستانی جرنیل کی بیوی نے مجھے لکھا اور بعد میں جب وہ مجھے ملی تو اس نے مجھے زبانی سنایا کہ ہمارے مبلغ کو دیکھتے ہی میرا خاوند کہنے لگا کہ دیکھو۔ وہ تمہارا مبلغ آگیا ہے۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے میری عزت رکھ لی۔ اسی وقت جماعت تبلیغی کے کچھ آدمی وہاں آ گئے۔ انہوں نے بڑے بڑے جبے پہنے ہوئے تھے گھٹنوں تک پائنچے اٹھائے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں تھالیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ میزوں پر بیٹھ کر انہوں نے ہاتھوں سے ہی کھانا کھانا شروع کر دیا۔ اور پگڑیوں سے اپنے ہاتھ پونچھنے شروع کر دیئے۔ میں نے اپنے خاوند سے کہا جرنیل صاحب دیکھئے وہ آپ کے مبلغ بھی آ گئے ہیں۔ اس پر وہ بڑا شرمندہ ہوا۔

غرض ان قرآن الفجر کان مشھودا کے یہی معنے ہیں کہ جب

ترقی اسلام کا زمانہ

آئے گا تو جو لوگ قرآن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو خواہ وہ کتنے بھی غریب ہوں اور کیسے ہی حقیر ہوں بڑی عزتیں پائیں گے۔ باقی لوگ مال و دولت کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے ہیں مگر وہ لوگ اشاعت قرآن کے ذریعہ سے ترقی کریں گے اور اشاعت قرآن کے ذریعہ ہی عزت حاصل کریں گے دیکھ لو ربوہ سے ہمارا آدمی اگر کسی سرکاری افسر کو ملنے کے لئے جائے۔ تو بعض دفعہ دس دس دن تک اُسے ملاقات کا موقعہ نہیں ملتا۔ مگر بیرونی ممالک کے بادشاہ اور وزراء اعظم تک ہمارے مبلغین کا احترام کرتے اور اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایران کا بادشاہ لنڈن گیا تو اُسے ہمارے مبلغ نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اس نے قرآن کریم کو بوسہ دیا اسے سر پر رکھا اور ہمارے مبلغ سے کہا کہ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ تحفہ دیا۔ اب مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں بھی آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کروں۔ چنانچہ اس نے واپس جا کر اپنے ایمبیسڈر کی معرفت ایک

نہایت اعلیٰ قسم کا قطب نما

ہماری مسجد کے لئے تحفہ کے طور پر بھجوایا۔ میں جب علاج کے سلسلہ میں لنڈن گیا تو مجھے مولود صاحب نے وہ قطب نما دکھایا تھا۔ نہایت قیمتی اور اعلیٰ درجہ کا [illegible] قطب نما تھا اور ایک

خوبصورت ڈبہ میں رکھا ہوا تھا۔ غرض جہاں بادشاہ ایران کے پاس بڑے بڑے دولت مندوں کی بھی رسائی نہیں ہوتی۔ وہاں وہ ہمارے مبلغ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں واپس جا کر آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ بھجواؤں اور پھر وہ اپنے ایمبیسڈر کی معرفت تحفہ بھجواتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اسے میری طرف سے قبول کیا جائے۔ کیونکہ آپ لوگ اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ غرض بڑے بڑے آدمی ہمارے مبلغین سے ملنے میں اپنی عزت محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان سے اپنے تعلقات بڑھائیں۔

ایک مبلغ نے لکھا ہے

کہ اس نے جرمن کے ایک پرانے شہر کے بڑے افسروں کے سامنے قرآن کریم تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اور ان سے خواہش کی کہ وہ سرکاری زمین میں سے کچھ زمین ہمارے پاس بیچ دیں۔ کیونکہ وہ پبلک کی زمینوں سے بہت سستی ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کا وعدہ کر لیا اور اب ہم اس جگہ مسجد بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اعزاز ہمارے مبلغین کو اسی لئے حاصل ہے کہ وہ قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اور اس کی تعلیم دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ دوسری جگہوں پر بھی یہی حال ہے۔ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ کو قرآن کریم پیش کیا گیا تو اس نے بڑی محبت اور خلوص کے ساتھ اسے چوما اپنے سر پر رکھا۔ اور پھر ہمارے مبلغ کا شکریہ ادا کیا۔ سرکاری فوٹوگرافروں نے بھی اس تقریب کے فوٹو لئے۔ جس میں ہمارا رئیس التبلیغ قرآن دے رہا ہے۔ اور پریذیڈنٹ اسے چوم رہا اور اپنے سر پر رکھ رہا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ ہمارے مبلغین کو قرآن کریم کی وجہ سے اپنی برکتوں سے حصہ دے رہا ہے۔

ایک ملک جس کا نام لینا مناسب نہیں۔ اس کی

ایک حکومت کے پریذیڈنٹ

کے پاس ایک بڑا آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آپ لوگ احمدی جماعت سے میل جول رکھتے ہیں۔ مجھے بھی ان سے ایک قرآن تحفۃً لے دیجئے۔ ہمارے ملک میں قرآن نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر وہ مجھے تحفۃً قرآن دے دیں تو میں اسے بجا طور پر اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ انہوں نے فلاں آدمی کو قرآن کریم تحفہ کے طور پر دیا ہے لیکن میں اس سے بڑی پوزیشن کا ہوں۔ اگر یہ مجھے قرآن کریم دے دیں۔ تو اس سے ہمارے

ملک میں بھی قرآن کی اشاعت ہو جائے گی۔ اسی طرح جب مبارک احمد گیا۔ تو اس نے قرآن تحفہ کے طور پر بڑے بڑے آدمیوں کو دیا اور انہوں نے اسے خوشی سے قبول کیا۔ بعض نے سرکاری کاموں کی وجہ سے معذوری بھی ظاہر کی مگر باقی سب نے اعزاز و اکرام کیا۔ ملاقات کا موقعہ دیا اور ہماری جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور جو لوگ ملاقات کا موقعہ نہیں دیتے۔ خود ان کے ملک والے ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

سنہ ۲۴ء میں جب میں یورپ گیا

تو روم میں بھی ٹھہرا۔ وہاں میں نے پوپ کو لکھا کہ تم عیسائیت کے پہلوان ہو۔ اور میں اسلام کا پہلوان ہوں۔ مجھے ملاقات کا موقعہ دو۔ تاکہ بالمشافہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق میں بات کر سکوں۔ اس کے جواب میں پوپ کے سیکرٹری کی طرف سے مجھے چٹھی آئی کہ پوپ صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ اس لئے وہ مل نہیں سکتے۔ انہی دنوں اٹلی کے ایک اخبار کا ایڈیٹر جو سوشلسٹ تھا مجھے ملنے آیا۔ وہ ایسا اخبار تھا۔ جس کے دن میں بارہ ایڈیشن نکلتے تھے۔ ہمارے "الفضل" کا دن میں صرف ایک ایڈیشن نکلتا ہے۔ اور وہ بھی صرف چند ہزار کی تعداد میں۔ مگر اس کے

ایک دن میں بارہ ایڈیشن

نکلتے تھے۔ اور ہر ایڈیشن ۲۵، ۲۵ ہزار چھپتا تھا۔ باتوں باتوں میں اس نے ذکر کیا کہ میں اصل میں سنگھائی میں پروفیسر ہوں۔ میں نے کہا۔ پھر تم یہاں کس طرح آئے اور اخبار کے ایڈیٹر کس طرح بن گئے۔ اس نے کہا کہ اس اخبار کا ایڈیٹر میرا دوست تھا۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک کام کرنے کے بعد بیمار ہو گیا۔ تو اس نے رخصت لینی چاہی۔ اس نے مجھے لکھا کہ تم میرے دوست ہو چھ ماہ کے لئے آ جاؤ۔ اور میری جگہ کام کرو۔ بہرحال اس نے مجھے کہا کہ آپ یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ یہ بڑا اچھا موقعہ ہے۔ آپ

پوپ سے ملاقات

کی کوشش کریں۔ ہمیں مسلمانوں کے لیڈر کے خیالات سننے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور بالمقابل عیسائیوں کے لیڈر کے خیالات سننے کا موقعہ مل جائے گا۔ میں نے کہا۔ میں نے تو خود اس سے ملاقات کی کوشش کی تھی۔ مگر اس کے سیکرٹری کی طرف سے جواب آگیا ہے کہ پوپ صاحب کی طبیعت اچھی نہیں۔ کہنے لگا آپ ایک دفعہ پھر انہیں میری خاطر لکھیں۔ میں نے کہا اس کے معنے تو یہ ہیں کہ تم مجھے

بے عزت کروانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس نے ملاقات کا موقعہ نہیں دینا۔ کہنے لگا ہماری نظروں میں تو اس سے آپ کی عزت بڑھے گی کم نہیں ہوگی۔ آپ اس ملک میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور مناسب یہی ہے کہ پوپ سے بھی ملاقات ہو جائے۔ میں نے اس کے کہنے پر پھر خط لکھ دیا۔ اس کے جواب میں اس کے چیف سیکرٹری کی مجھے چٹھی آئی۔ کہ پوپ صاحب کا محل آجکل زیر مرمت ہے اس لئے افسوس ہے کہ وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔ دو چار دن کے بعد پھر وہی ایڈیٹر ملنے کے لئے آیا۔ تو اس نے پوچھا کہ کیا پوپ کی طرف سے کوئی جواب آیا ہے میں نے کہا ہاں۔

اس نے یہ جواب دیا ہے

تم پڑھ لو۔ اس چٹھی کو پڑھ کر اسے بڑا غصہ آیا۔ اور کہنے لگا۔ اب میں اپنے اخبار میں اس کی خبر لوں گا۔ میں نے کہا ایسا نہ کرو۔ عیسائیوں نے شور مچا دینا ہے۔ اور تمہارے اخبار پر اس کا اثر پڑے گا۔ کہنے لگا مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ میرے اخبار کو زیادہ تر سوشلسٹ خریدتے ہیں۔ اور وہ ان باتوں پر پڑا نہیں مناتے چنانچہ دوسرے دن اخبار چھپا۔ تو اس میں اس نے ایک بڑا مضمون لکھا۔ کہ یہاں آجکل

مسلمانوں کا ایک بہت بڑا لیڈر

آیا ہوا ہے۔ اس نے پوپ کو خط لکھا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں مجھے ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق باہم گفتگو ہو جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موقعہ بڑا اچھا تھا۔ اور اگر ملاقات ہو جاتی۔ تو پتہ لگ جاتا کہ ہمارے لیڈر اپنے مذہب سے کتنے واقف ہیں۔ اور مسلمانوں کے لیڈر اپنے

مذہب سے کتنی واقفیت

رکھتے ہیں۔ مگر پوپ کے چیف سیکرٹری نے اس کا یہ جواب دیا کہ پوپ کا محل آج کل زیر مرمت ہے اس لئے وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد اس نے طنزاً لکھا کہ ہم یقین کرتے ہیں کہ اب پوپ کا محل قیامت تک زیر مرمت ہی رہے گا۔

مطلب یہ تھا

کہ یہ بہانہ محض جھوٹا ہے۔ اصل غرض ملاقات سے گریز کرنا ہے۔ اب دیکھو روم عیسائیت کا گڑھ ہے۔ مگر وہاں کے ایک بڑے بھاری اخبار نے پوپ کے انکار پر بُرا منایا۔ اور اس کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور اب تو اس واقعہ پر ۲۲ سال گذر چکے ہیں۔ اور زمانہ روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے اور اسلام سے عیسائیت کا بغض کم ہو رہا ہے۔ ہم جب پہلی دفعہ گئے تھے اس وقت لوگوں کو اسلام کی طرف اتنی توجہ نہ تھی۔ اس وقت میں نے

لنڈن میں پہلی مسجد کی بنیاد

رکھی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ اب میں بیماری کے علاج کے لئے گیا۔ تو اس کی مرمت بھی کروادی ہے۔ اس کے بعد اب ہیگ میں مسجد بنی ہے۔ ہیمبرگ میں مسجد بنی ہے۔ اور تین چار اور مساجد بنانے کی کوشش میں ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ان مساجد کے بنانے کی بھی توفیق دے دی۔ تو یورپ کے دس بارہ مشہور مقامات میں ہماری مسجدیں بن جائیں گی۔ وہ مساجد جو دوستوں نے خود بنالی ہیں۔ وہ تو بہت زیادہ ہیں ایسٹ افریقہ میں دو بن چکی ہیں۔ اور دو کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔

انڈونیشیا میں

دس پندرہ سال کے عرصہ میں ۲۶۰ بن چکی ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں تعداد بھی زیادہ ہیں۔ ان کو ملا کر سو سے زیادہ مسجدیں بن جاتی ہیں۔ امریکہ میں بھی ایک مسجد ہے۔ اور ایک اور مسجد بنانے کا ارادہ ہے۔ ایک اور مسجد جو امریکہ کے ایک میاں بیوی نے اپنی جائیداد وقف کر کے بنوائی ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ غرض دنیا کے مختلف ممالک میں ہماری جماعت کے ذریعہ مساجد بن چکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور

کئی مساجد تعمیر ہونیوالی ہیں

اور امید کی جاتی ہے۔ کہ شاید چند سالوں میں ہی ہزار ڈیڑھ ہزار مسجد بن جائے گی اور یہ کیفیت نظر آنے لگی۔ کہ جو شخص بھی بیرونی ممالک کے سفر کے لئے نکلے گا۔ وہ جس ملک میں بھی جائے گا یہ کہہ سکے گا کہ یہاں

احمدیہ مسجد

موجود ہے۔ (الفضل مورخہ ۹/۵۷ ۷)

قادیان میں جلسہ سیرت النبی صلعم (بقیہ صفحہ ۱)

محمدؐ ہے۔ آپ ہر وقت ذکر الٰہی اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے خواہ کسی حالت میں ہوں حتیٰ کہ راتوں کو اٹھ کر اس قدر عبادتیں کرتے کہ آپؐ کے پیر متورم ہو جاتے۔ توکل علی اللہ بھی آپ کا عشق خدا ظاہر کرتا ہے۔ دشمنوں کے تعاقب کیوقت غار ثور میں آپ اس اطمینان سے رہے کہ ذرا گھبراہٹ نہ دکھائی۔ یہی وجہ تھی کہ دشمن کی آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا اور عقلوں پر پتھر پڑ گئے۔ اور وہ ناکام ہو کر اس غار کے منہ سے واپس چلے گئے۔ آپؐ میں صبر کا مادہ بے پایاں تھا۔ دلوں کو لرزا دینے والے مصائب کو برداشت کیا۔ دشمن کی درندگی پر بھی صبر کر کے دکھا سکے باوجود دینی غیرت بے مثال تھی۔ خدا اور اس کے دین کے سامنے کسی غیر کی بڑائی ایک لمحہ بھی آپ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ جنگ اُحد میں آپؐ کی ذات اور صحابہ رضؓ کے متعلق ابوسفیان کے نعروں پر تو آپؐ نے خاموشی کا حکم دیا۔ مگر جب اُعلیٰ ھبل اور لنا العزی ولا عزی لکم کا نعرہ سنا تو آپ کی دینی غیرت نے جوش مارا۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ کہو لنا المولیٰ ولا مولیٰ لکم۔ دشمن کی صفوں میں اکیلے مقابلہ کرتے مگر دینی غیرت کو گلے کا ہار بنائے رکھتے آپکا نمونہ غریب امیر۔ بادشاہ۔ رعایا۔ مزدور آقا۔ مالک چرواہا۔ سپاہی۔ کمانڈر۔ جج۔ یتیم خاوند بھائی ہر پہلو سے اکمل ہے۔ جب آپ انصاف کرنے بیٹھتے تو بڑوں چھوٹوں میں کوئی تمیز نہیں کرتے سزا کیوقت ہر ایک کو قانون کے مطابق سزا دیتے۔ باوجود الٰہی وعدہ کے کہ مسلمانوں کی کامیابی ہوگی بدر کے موقعہ پر آپ نے جس سوز و گداز سے دعائیں کیں کہ وہ سبھی اسی خاکساری اور انکساری کا نتیجہ تھیں۔ راتوں کو تہجد میں اُٹھ اُٹھ کر عبادت کرنا اور دعائیں کرنا باوجود اتنی بڑی شخصیت کے جذبہ تشکر کا بین ثبوت ہے۔ صحابہ کہتے کہ آپ پر تو اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہو چکا ہے پھر آپ کو اس قدر عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ آپ فرماتے کہ جتنے زیادہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے انعامات کئے ہیں اتنی ہی زیادہ شکر گذاری ہم پر واجب ہے۔

آپ ہمیشہ بچوں کی کھرکھری فرماتے اور سوال کرنے سے سخت منع فرماتے۔ آپ نے فرمایا کہ الید العلیا خیر من الید السفلیٰ یعنی نیچے کے ہاتھ سے اوپر کا ہاتھ بہتر ہے۔

غرضیکہ آپؐ نے زندگی کے ہر نشیب و فراز میں اکمل اسوہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس کو چند فقرات میں نہ بتایا جا سکتا ہے نہ لکھا جا سکتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمدؐ است

بالآخر آپ نے اپنی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عربی شعر پر ختم کی ؎

یا رب صل علی نبیک دائماً
فی ھٰذہ الدنیا و بعث ثانی

روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اگر دنیا اسلام کے یہ تین اصول اپنا لے تو وہ قیام امن میں کامیاب ہو جائینگے۔

(۱) غیر اقوام سے رواداری کا سلوک
(۲) کسی کو بُرا اور ادنیٰ نہ سمجھنا۔
(۳) دوسروں کی ترقی و بلندی کی کوشش کرنا
اور یہی اصول ہیں جن کے ذریعہ امن کا راستہ نکل سکتا ہے

ساتویں تقریر عزیزم محمد عمر صاحب مالاباری کی تھی۔ جس میں آپ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت اور معاہدات کی پابندی

پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپؐ بعثت سے قبل ہی امین کے لقب سے ملقب ہو چکے تھے اپنی جان و مال و اہل و عیال کا خیال آپؐ کو اتنا نہ تھا جتنا کہ امانتوں کا تھا۔ ہجرت کے وقت آپؐ نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر بھی امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں تاکہ واپس کی جا سکیں صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا۔ باوجودیکہ اسکی بعض شرائط مسلمانوں کو شاق گذریں۔ آپؐ نے اس معاہدہ کی پابندی کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس صلح کو خدا تعالیٰ نے فتح مبین قرار دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے لئے کامل اور مثالی اسوہ حسنہ

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جہان کے لئے اکمل اسوہ حسنہ کے موضوع پر نہایت ہی پُر معارف تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آپؐ سے قبل جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے انہیں اپنے اپنے زمانے کے مخصوص حالات کے پیش نظر تعلیم دی گئی۔ مگر آپ کے زمانہ میں انسانی دماغ اپنے ارتقائی منازل طے کر چکا تھا۔ اور آمد و رفت کے ذرائع بھی آسان ہو گئے۔ ساری دنیا گویا ایک گھر ہو گئی تھی۔ اسلئے آپؐ کو آخری زمانہ میں تمام نسل انسانی کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ کو جو تعلیم دی گئی وہ تاقیامت چلنے والی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ انسانی زندگی کو موٹے طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کا ایک پہلو تعلق باللہ اور دوسرا شفقت علیٰ خلق اللہ ہے۔ آنحضرت صلعم نے اپنی قوت قدسی سے ان وحشیوں میں ایک ایسا زندہ خدا پیش کر دیا جس سے وہ وحشی لوگ انسان سے با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنے۔ حضور کا اللہ تعالیٰ سے عشق کفار تک مان چکے تھے۔ اور کہتے تھے کہ عشق

آخر میں صاحب صدر نے ایک جامع اختتامی تقریر میں حاضرین کو آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور بتایا کہ اس صورت میں ان جلسوں کے انعقاد کی اصل غرض پوری ہو سکتی ہے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ اس مبارک جلسہ میں بعض سنجیدہ مزاج غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ہوا خواہوں کی بوکھلاہٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حصار میں تھے

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ

(۲)

احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے اور خدا خود اس کی آبیاری کر رہا ہے۔ یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ اگر اس کا پیوند خدا کے ساتھ نہ ہوتا اور کوئی پوشیدہ طاقت وہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا۔ اس زبردست حقیقت کو جھٹلانے اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے اعظمی صاحب یہ کہتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودہ ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب گورنمنٹ برطانیہ کے حصار میں تھے۔ اور یہ جماعت اس گورنمنٹ کے بل بوتے پر پروان چڑھی۔ اور اس جھوٹی بات کے ثبوت کے لئے بعض جھوٹے حوالے پیش کر دیئے ہیں۔ اور بعض حوالے یہودیانہ قطع و برید کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ اعظمی صاحب یا تو اتنے بوکھلائے ہوئے ہیں کہ پیش کردہ حوالہ جات کے سیاق و سباق پر نظر نہیں جا سکی۔ جس میں ان کے اعتراض کا کافی و شافی جواب ہے۔ اور یا پھر اپنی عیاری و مکاری سے آسمان پر تھگلی لگانا چاہتے ہیں۔ اور پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنا چاہتے ہیں۔

سب سے پہلے اعظمی صاحب کا سفید جھوٹ قارئین ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں:-

"مرزا جی نے انگریز سے ایک فریاد کرتے ہوئے احمدیت کو انگریز کا خود کاشتہ پودہ لکھا تھا۔"

(المحدیث ۱۵ر جون ۸۲ء صفحہ)

سمجھے ہوا ہے فیصلہ مدعی کا میرے حق میں۔

اگر اعظمی صاحب اپنے اس جھوٹ کا جس پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے ثبوت دے دیں اور یہ بتا دیں کہ حضور نے جماعت احمدیہ کے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں تو منہ مانگا انعام لیں۔ ورنہ یہ جو جھک ماری ہے اس کو واپس لے لیں۔ دراصل جماعت احمدیہ کے بارہ میں یہ جھوٹا افسانہ گھڑ کر اعظمی صاحب نے سچ مچ یہودیت کا لبادہ اوڑھ لیا اور اپنے یہودی ہونے کا پکا ثبوت فراہم کر دیا۔ اعظمی صاحب کو شکوہ تھا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا جملہ "وبالجملہ اگر نمونہ یہود خواہی" غیر احمدی علماء پر کیوں چسپاں کر دیا گیا۔ لیکن ہم کیا کریں کہ جب آپ لوگ خود اپنے یہودی ہونے کا ثبوت پبلک کے سامنے پیش کریں۔ اعظمی صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ اسی قسم کے حربے اخبار یہود نے آج سے دو ہزار سال قبل سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف استعمال کئے تھے۔ حضرت نے جب اپنا دعوے ماموریت پیش کیا تو بڑے بڑے جبہ پوش یہودی علماء نے ایک طرف حکومت وقت کو آپ سے بدظن کرنے کے لئے حکومت کے پاس یہ شکایت کی کہ یہ شخص گورنمنٹ کا باغی ہے۔ اور اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اور دوسری طرف جنتا میں یہ پروپیگنڈا کیا کہ ایسا شخص سچا نبی ہو سکتا ہے جو رومی گورنمنٹ کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ مقدس کتاب میں تو لکھا ہے کہ مسیح بڑے جلال کے ساتھ آئیگا وہ خود حاکم و بادشاہ ہوگا۔ اسے کسی حکومت کی اطاعت کی کیا ضرورت ہوگی۔ یہ کس قسم کا نبی آیا جو گورنمنٹ کی خود بھی اطاعت کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ کے مخالفین نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ حضور فلسطین کی رومی حکومت کو ٹیکس دیا جائے۔ حضرت مسیح علیہ السلام آخر نبی تھے بھانپ گئے۔ کہ اس اعتراض کی تہ میں کیا اسکیم پنہاں ہے۔ اور کس غرض سے یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ آپ نے سمجھا کہ اگر میں اس سوال کا جواب اثبات میں دیتا ہوں تو مخالفین پبلک کو بھڑکائیں گے۔ اور کہیں گے دیکھو یہ کیسا نبی ہے۔ جو حکومت کی اطاعت کرنے اور اس کو ٹیکس دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اگر نفی میں جواب دیتا ہوں تو یہ لوگ حکومت کے نمائندوں سے میری شکایت کریں گے۔ اور کہیں گے یہ شخص تو حکومت کا باغی ہے ٹیکس کی ادائیگی سے بھری مجلس میں لوگوں کو منع کر رہا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بہت عمدہ جواب دیا اور فرمایا۔ دیکھو سکے پر کس کی تصویر ہے۔ لوگوں نے جواب دیا قیصر روم کی فرمایا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو۔ اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو گویا آپ نے بتایا کہ حکومت وقت سے بغاوت جائز نہیں۔ اس کے بھی حقوق ادا کرو۔ اور خدا کے بھی حقوق ادا کرو۔ بالکل یہی حربہ چودھویں صدی کے یہودی صفت مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر استعمال کیا۔ چنانچہ آپ کے دعوے مسیحیت پر ایک طرف یہ یہودی مولوی لمبے جبے پہن کر اور لمبی داڑھیاں لے کر حکومت برطانیہ کے نمائندوں کے پاس پہنچے اور ان سے شکایت کی۔ کہ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) آپ کی حکومت کا سخت مخالف ہے۔ یہ مہدی اور مسیح ہونے کا مدعی ہے۔ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور دوسری طرف پبلک میں یہ دھاندلی مچائی کہ مسلمانوں اسلام خطرے میں۔ ہوشیار رہنا۔ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) گورنمنٹ برطانیہ کا خاص پٹھو ہے اور گورنمنٹ کے اشارہ سے اسلام کو نعوذ باللہ تباہ کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے (اسکی تصدیق کے لئے اشاعت السنہ کے پرانے فائل ملاحظہ فرمائیں)

مولویوں کے اس جھوٹے حربے پر حضور خاموش نہیں رہ سکتے تھے۔ اس لئے حضور نے گورنمنٹ کو واضح الفاظ میں لکھا کہ میں اور میری جماعت باغیانہ سپرٹ رکھنے والی نہیں اور نہ ہی کوئی دہشت پسند لوگ ہماری جماعت میں داخل ہیں جو حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کریں بلکہ

"ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں اور اس گروہ میں بہت سے سرکار انگریزی کے عہدہ دار جو ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ و تحصیلدار وغیرہ معزز عہدوں والے آدمی ہیں ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان میں کئی رئیس اور جاگیردار اور اکثر تعلیم یافتہ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے اور بڑے بڑے تاجر اس جماعت میں داخل ہیں۔ غرض ایسے لوگ جو عقل اور علم اور عزت اور اقبال رکھتے تھے یا بڑے عہدوں پر سرکار انگریزی کی طرف سے مامور تھے یا رئیس اور جاگیردار اور تعلقہ دار اور نوابوں کی اولاد تھے یا ہندوستان کے قطبوں اور غوثوں کی نسل سے تھے۔ جن کے بزرگوں کو لاکھوں انسان اعلیٰ درجہ کے ولی اور قطب وقت سمجھتے تھے۔ وہ لوگ اس جماعت میں داخل ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور قدرت نے مولویوں کو ان کے ارادوں سے نامراد رکھ کر ہماری جماعت کو فوق العادت ترقی دی ہے اور دے رہا ہے وہ لوگ جو درحقیقت پارسا طبع اور خدا ترس اور نوع انسان سے ہمدردی کرنے والے اور آشتی کی ترقی کے لئے بدل و جان کوشش کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی عظمتیں دل میں بٹھانے والے اور عقلمند اور ذی فہم اور اولوالعزم اور خدا اور رسول سے سچی محبت رکھنے والے ہیں وہ اس جماعت میں بکثرت پائے جائیں گے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۷ و صفحہ ۱۸ حاشیہ)

یہ ہے وہ مفصل حوالہ جسے اعظمی صاحب نے یہودیانہ قطع و برید کر کے اور سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کیا ہے۔ اس حوالہ کو پڑھ کر ہر ذی ہوش اور ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضور کا کیا مدعا ہے۔ حضور مولویوں کے غلط پروپیگنڈا کی تردید فرما رہے ہیں۔

اسی سلسلہ میں آپ اپنے اشتہار "قابل توجہ گورنمنٹ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے سراسر افترا سے یہ کوشش کی ہے کہ مجھے گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں باغی ٹھہراوے لیکن اس صحیح اور سچے مقولہ کی رو سے کہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں جو آخر ظاہر نہ ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری زیرک اور روشن دماغ گورنمنٹ جلد معلوم کرے گی کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

پس حضور نے متعدد مقامات پر مولویوں کے اس پروپیگنڈہ کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ جماعت امن کی حامل ہے اور باغیانہ سپرٹ رکھنے والی نہیں۔

مولویوں کے اس زوردار جھوٹے پروپیگنڈہ سے گورنمنٹ یقیناً متاثر ہوئی جس کے نتیجہ میں حکومت کی طرف سے کئی قسم کی تکالیف حضور کو پہنچائی گئیں۔ کہیں آپ کے خلاف جھوٹے مقدمے کھڑے کئے گئے۔ آپ کو عدالتوں میں گھسیٹا گیا۔ آپ کی خانہ تلاشیاں ہوئیں اور ہو سکتا تھا کہ گورنمنٹ برطانیہ بھی ان شکایات پر ویسی ہی توجہ دیتی جیسی رومی گورنمنٹ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق دی تھی اور حضور پر بھی بغاوت کا الزام لگا کر آپ کو دار پر کھینچنے کی کوشش کرتی لیکن چونکہ ایک طرف خدائے قادر و ذوالجلال کے ساتھ آپ کا تعلق تھا اور دوسری طرف سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے آپ کو پیوند تھا۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ آپ کے لئے وہ سخت قدم نہ اٹھا سکی۔ جو رومی حکومت نے حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف اٹھایا تھا۔ چنانچہ اسی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

اور آپ اپنے ہر مخالف کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و (باقی صفحہ)

درخواست دعاء: بندہ ایک خاص فرض کلام کے لئے ... قارئین اخبار بدر سے مؤدبانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔ اور بیوی بچوں رشتہ داروں ...

احمدیہ مشن سیلون کی کامیاب تبلیغی سرگرمیاں ـ وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت

ـــ احمدیہ مشن کے لئے شاندار عمارت کی تعمیر

ـــ لائبریری اور ریڈنگ روم کا قیام

ـــ غیر مسلم حلقوں میں اسلام کی طرف بڑھتا ہوا رجحان

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مولوی فاضل انچارج احمدیہ مشن سیلون

گذشتہ سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے سنہلی ترجمہ کی افتتاحی مجلس (جس میں سیلون کے وزیر ڈاک خانہ جات و ریڈیو شامل تھے) نے احمدیہ مسلم مشن کے کام کی بڑے وسیع پیمانے پر اشاعت کر دی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک میں کوئی حلقہ بھی ایسا نہ تھا جو جماعت احمدیہ کے اس شاندار کارنامے کا مداح نہ ہو پھر جب حضرت اقدس کی منشاء مبارک کے مطابق جنوری ۱۹۵۷ء سے ہمارے اخبار The message (جو انگریزی اور تامل زبان میں شائع ہوتا ہے) کا سنہلی زبان کا ایڈیشن شروع ہوا۔ تو پریس اور عوام نے ہماری مزید حوصلہ افزائی فرمائی۔ مسلمان لیڈر تو حیران تھے۔ کہ جو کام یہاں کے ۵ لاکھ مسلمان سینکڑوں سالوں میں شروع نہ کر سکے۔ احمدیہ مسلم مشن نے چند دنوں میں اس کو کس طرح سرانجام دے دیا۔ غیر مسلموں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ کیونکہ اب ان کو ان کی زبان میں اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچانے والا آرگن مل گیا تھا ہمارے اس اخبار نے گذشتہ سات ماہ میں بعض اہم قومی معاملات .... میں بھی مضامین شائع کئے۔ جن کو عام و خاص نے پسند کیا۔ اخبار کا ایک حصہ سیرت النبیؐ کے لئے وقف تھا۔ اور ایک حصہ اسلام کے بنیادی اصول و احکام (زبان اور عمل کے ارکان) پر مشتمل تھا۔ گذشتہ دنوں عیسائیوں اور بدھوں میں حضرت مریم کے متعلق ایک بحث چل رہی تھی۔ جس میں گورنمنٹ کو بھی دخل دینا پڑا۔ اس کے متعلق ہم نے قرآنی نظریہ پیش کیا۔ کہ حضرت مریمؑ پاک دامن خاتون تھیں اور حضرت عیسےٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور بن باپ پیدائش کا امکان آجکل کے سائنسدانوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے حضرت المصلح الموعود کی ایک لشری تقریر "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" کا مکمل ترجمہ ہوا۔ ساتھ ہی حضور کی فوٹو بھی تھی۔ پھر یہاں آجکل ایک نئے ناچ کا رواج ہو رہا ہے جو بہت ہی مخرب اخلاق ہے۔ اس کے متعلق ایک مضمون لکھا گیا۔ ختنہ کی رسم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں اس کے متعلق ایک تفصیلی مضمون اس ماہ کے اخبار میں دیا ہے۔ مختصر یہ کہ اس اخبار کو عوام میں مقبول بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہماری اس کوشش کو کامیاب بنایا۔ کئی اخباروں نے اس پر ریویو کیا۔ مثال کے طور پر یہاں کے سب سے اہم روزنامہ (سنہلی) کی رائے دیکھی جاتی ہے۔ اخبار Dinamina ۲۳ جنوری ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ جنوری ۱۹۵۷ء میں سنہلی زبان میں پہلے اسلامی اخبار کا اجرا ہو گیا ہے۔ اس کے چار صفحات پر بیش قیمت مضامین میں سے قابل ذکر یہ ہیں

(۱) مسلمانوں کا سنہلی قوم سے پرانا تعلق (۲) سیرت اور تعلیم آنحضرت صلعم پر مضمون کا پہلا نمبر (۳) وزیر اعظم اور وزیر تعلیم کے خاص پیغامات۔

اب جبکہ سنہلی کے سرکاری زبان بن جانے کے بعد مسلمانوں میں سنہلی زبان کو سیکھنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے اس قسم کے اخبار کا اجراء نہایت مزید اور مبارک ہے۔

یہ اخبار ماہانہ ہے۔ اور اگر اس کے صفحات زیادہ کر کے رسالہ کی شکل دی جائے۔ اور طباعت کو ذرا بہتر بنا جائے۔ تو کوئی شک نہیں کہ یہ اخبار مسلمانوں اور سنہلی لوگوں میں تعلقات بڑھانے کا موجب ہوگا۔ اور مسلمانوں کو سنہلی زبان کے سیکھنے میں مدد دیگا۔

اللہ تعالےٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ اب بہت سے مسلمان اس اخبار کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلم خصوصاً بدھ مت والے بھی اس کو استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ اخبار مسلمانوں کو سرکاری زبان سنہلی کے سیکھنے کی طرف ترغیب دلا رہا ہے۔ اب تک سنہلی میں اسلامی لٹریچر نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان اس زبان کو سیکھنے سے ڈرتے تھے۔ کہ کہیں انہیں اسلام سے ہاتھ نہ دھونے پڑ جائیں۔ اب تک ہماری جماعت نے مندرجہ ذیل اہم لٹریچر سنہلی زبان میں مہیا کر دیا ہے۔

(۱) ترجمہ قرآن مجید کا کام سنہلی زبان میں شروع ہو چکا ہے۔ اور دو سورتوں کا ترجمہ پاکٹ سائز پر چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ جلد ہی پہلے پارہ کا ترجمہ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ سورۃ فاتحہ ۵ ہزار اور سورۃ یٰسین ۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی۔

(۲) حدیث۔ اس ملک کی ضروریات کے مطابق احادیث النبی صلعم میں سے ۴۰ اہم حدیثیں انتخاب کر کے پاکٹ سائز پر انگریزی اور سنہلی میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کی دو ہزار کاپیاں شائع ہوئیں

۳۔ سیرۃ النبی صلعم۔ اس موضوع پر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کا جامع لیکچر "ہمارے رسول" کا ترجمہ شائع ہو کر تقریباً نصف تقسیم ہو گیا ہے۔ کل ۵ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔

۴۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اس معرکۃ الآراء کتاب کا ترجمہ شاندار رنگ میں ۲۵۰ صفحات پر مشتمل شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔ یہ بھی ۵ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔

۵۔ اسلامی ریڈرز۔ گورنمنٹ مسلم سکول سینکڑوں کی تعداد میں ہیں جن کے سارے طلباء اب سنہلی زبان بھی پڑھ رہے ہیں۔ ان کے لئے آسان اور موزون رنگ میں سنہلی زبان کے سکول ریڈرز تیار کئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسلامی معلومات بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں گھر کر جائیں گی۔

اس کا پہلا نمبر دو ہزار کی تعداد میں جنوری میں شائع ہو کر ختم ہو چکا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد طباعت کے لئے تیار ہے۔ علاوہ ازیں دوسری۔ تیسری اور چوتھی کتاب بھی تیار ہو کر طباعت کے لئے جا رہی ہیں۔ ان کتب کی ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ضرورت ہے۔ کئی ایک اہم پروگرام مدنظر ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ مکمل ہوتے جائیں گے۔ ان کتب کا کاغذ عمدہ سفید ہے اور طباعت اور جلد سازی عمدہ اور خوشنما ہے۔ جس کی وجہ سے یہ لٹریچر غیر مسلموں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔

اس سلسلے میں ہمارے لئے تا حال بہت سی مشکلات ہیں۔ جن کا ازالہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے سب دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا عرض ہے۔

مشرقی صوبہ میں تبلیغ

اللہ تعالےٰ نے ۱۹۵۵ء سے سیلون کے مشرقی صوبہ میں (جہاں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایک جا بستی ہے۔ اور وہاں حکومت ایک آبپاشی کی سکیم کے مطابق سنہلی لوگوں کو آباد کر رہی ہے) احمدیہ مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ وہاں کے انچارج مولوی محمد شمیم صاحب سیلونی ہیں۔ جو بہت سے دینی مدارس کے فارغ التحصیل ایک بڑے غیر احمدی عالم تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو جنگِ عظیم کے دوران میں قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہجرت کے معاً بعد دو سال قادیان میں درویشی کی زندگی بسر کر کے روحانی تربیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم نے وہاں کا مشن شروع کرنے سے پہلے ایک قطعہ زمین خرید لیا۔ جس میں ایک کچا کمرہ بھی تعمیر کر لیا گیا تھا۔ گو اس پر جماعت کا کافی روپیہ صرف ہو گیا مگر از حد مفید رہا۔ کیونکہ وہی لوگ جو پہلے جگہ خریدنے میں مدد کر رہے تھے بعد میں مخالف ہو گئے۔ اور ان کی طرف سے گذشتہ دو سالوں میں ہر قسم کی تکالیف دی جاتی رہی ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے احمدیہ مشن کو دن بدن مضبوط سے مضبوط تر کر دیا ہے امسال وہاں کی کچی عمارت کو شاندار رنگ بخشنے میں مشن ہاؤس بنا دیا گیا ہے۔ ریڈنگ روم اور لائبریری کے لئے موزون جگہ میسر ہے۔ اور اب ہر دن نوجوان آتے اور کتب کا مطالعہ اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ اور اب دشمن پریشان ہے کہ احمدیہ مشن کی شاندار بلڈنگ (جو اس شاہراہ عام پر اپنی قسم کی واحد بلڈنگ ہے) وہاں احمدیت کی ترقی کا باعث ہوگی۔ اس بلڈنگ کو بنانے کے لئے لوہے کے دروازے اور کھڑکیاں کولمبو سے وہاں پہنچائے گئے اور برادرم مبارک احمد صاحب نے وہاں کئی دن رہ کر اس کام کو تکمیل تک پہنچایا۔ اور اس کام پر مرکزی جماعت کا کافی روپیہ صرف ہوا۔

اسی دوران میں وہاں کے مقامی احمدی ہر رسالہ مولوی صاحب محترم کی قیادت میں نماز ادا کر رہے تھے کہ غیر احمدی علماء نے

اکٹھے ہو کر حملہ کر دیا۔ وہاں کی دو چار احمدی عورتوں نے غیر معمولی طور پر دلیری دکھائی۔ جس کی وجہ سے علماء کو ناکام و خاسر لوٹنا پڑا۔ اس موقعہ پر مرکزی جماعت کی طرف سے باقاعدہ کارروائی ہونے پر پولیس کی طرف سے مقدمہ ہوا۔ اور غیر احمدی علماء کو احمدی مبلغ اور دوستوں سے بھری کورٹ میں معافی مانگنی پڑی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب سارے مشرقی صوبہ میں احمدیت کا چرچا زوروں پر ہے۔ اور نوجوان خصوصیت سے احمدیت کی طرف متوجہ ہیں۔

کولمبو میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کولمبو میں ۱۹۱۵ء سے جب کہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ماریشس جاتے ہوئے چند ماہ یہاں ٹھہرے تھے باقاعدہ جماعت ہے جو اس زمانہ میں بھی ہفتہ وار تامل اور انگریزی اخبار The message چلاتی تھی۔ ان کا مرکز کولمبو کی اہم شاہراہ پر ایک چھوٹا سا کمرہ ہوتا تھا جو ۴۵ فٹ لمبا اور صرف بارہ فٹ چوڑا ہے۔ اسی میں ان کا دستی پریس تھا جس میں اخبار چھپتا تھا۔ اسی میں نمازوں اور درس کا انتظام ہوتا تھا۔ اور کارکنانِ جماعت میں سے اکثر کا مسکن بھی وہی ہوتا تھا۔ اور کچھ عرصہ میں انہوں نے یہی جگہ انجمن کی ضروریات کے لئے خرید لی تھی۔ وقت گذرتا گیا۔ اور جماعت کی وسعت کے ساتھ جگہ کی وسعت کی کوشش ہوتی رہی۔ مگر نمایاں کامیابی نہ ہو سکی۔ تحریک جدید کے ماتحت جب ۱۹۵۱ء میں نیا مشن کھلا تو کولمبو میں ایک نیا مکان کرایہ پر لے کر کام وسیع پیمانہ پر شروع ہوا۔ اور مستقل جگہ کے حصول کے لئے کوشش جاری رہی۔ ہماری جماعت محترمی برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کو نہیں بھلا سکتی۔ جن کی آمد پر اپریل ۱۹۵۲ء میں "کولمبو مسجد فنڈ" کا اجراء ہوا تھا۔ اور ۱۹۵۴ء میں محترمی سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے اس سکیم پر عملدرآمد کر دیا اور ایک دن میں نو دس ہزار روپیہ جمع کر دیا۔ اللہ تعالےٰ دونوں بھائیوں کو اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔ آہستہ آہستہ روپیہ جمع کرنے کے ساتھ ہم موزوں جگہ کی تلاش میں لگے رہے۔ اسی دوران میں انجمن احمدیہ کولمبو کی عمارت کی مرمت کرنے کا بھی موقعہ مل گیا اور اس کو modern بلڈنگ بنا دیا گیا۔ اس کی مرمت پر تقریباً دو ہزار روپیہ خرچ ہو گیا۔ ہم نے بہت سا کام اپنے ہاتھوں سے بھی کیا۔ اور اب یہ چھوٹا سا آفس ہر شخص کے لئے کشش کا موجب بن گیا ہے۔

اسی اثناء میں اللہ تعالےٰ نے مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے ایک نہایت ہی موزوں جگہ عطا فرما دی۔ جو کولمبو کے وسطی علاقہ میں سب سے اہم ریلوے اسٹیشن کے بالکل قریب ہے۔ وہاں آمد و رفت کا سلسلہ ہر طرف سے ہے۔ سکول اور کالج بھی چاروں طرف ہیں۔ عمارت کا ایک حصہ سہ منزلہ بھی ہے۔ اس میں پانی بجلی اور فلش سسٹم کی سہولتیں ہیں۔ اور مالک مکان نے جو ایک سنہلی دوست ہے نہایت ہی سستے داموں پر مسجد کے لئے دے دی ہے۔ اور پھر اس رقم کی ادائیگی کے لئے نہایت موزوں شرائط ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ عمارت ہم نے خرید لی ہے۔ ۲۸ راگست ۱۹۵۶ء کا دن جماعت احمدیہ سیلون کی تاریخ میں یاد رہے گا۔ جب کہ اس بلڈنگ کے انتقال رجسٹری کا کام مکمل ہوا۔ کل قیمت ۲۲ ہزار ہیں سے ۱۷ ہزار روپیہ کی ادائیگی ہو چکی ہے جو سیلون کی نہایت ہی غریب جماعت نے بصد مشکل ادا کئے ہیں۔ باقی ۱۵ ہزار آہستہ آہستہ ادا کرنا ہے۔ اور کھلی جگہ میں مسجد کی عمارت بھی بنانی ہے جس پر قریباً بیس ہزار روپے خرچ آئے گا۔ گویا اس سکیم کی تکمیل کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی مزید ضرورت ہے۔

ہم شکرگذار ہیں کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے از راہ نوازش سیلون کی جماعت کو اس اہم ضرورت کے پیش نظر بیرونی جماعتوں سے ۳۰ ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔

(خط ۲۲۸ وکالت مال ۹ رمئی ۱۹۵۷ء)

اور پھر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر ہماری درخواست پر احباب کو یاددہانی بھی کروائی۔ کہ کولمبو کی جماعت مختصر ہے۔ اور عمارتوں کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ اس لئے دوست کولمبو میں احمدیہ مسجد کے قیام کے لئے مالی امداد کریں۔ پس احمدیہ جماعتیں اور ان کے عہدیداران حضور کی تحریک کے مطابق ہماری ہر ممکن مالی مدد فرمائیں۔ تاکہ سیلون جو اب بین الاقوامی دنیا میں اہم پوزیشن حاصل کر رہا ہے ہمیں بھی اسلام کی ترقی اور فتح کے سامان احمدیہ مشن اور مسجد کے ذریعہ سے مکمل کر دیئے جائیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کے شکرگذار ہیں جس نے یہاں کی جماعت کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے سامان غیب سے پیدا فرما دیئے۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ آئندہ بھی اس جماعت کے ذریعہ سے اسلام کی ترقیات کے سامان ہوتے رہیں۔

اہلِ سیلون کے نمائندہ کی کامیاب مراجعت

(پہلا سیلونی مشنری)

اہلِ سیلون کو یہ فخر حاصل رہا ہے کہ مرکز کے قرب میں رہنے کی وجہ سے اس کے افراد مرکز کو دیکھ چکے ہیں۔ اور بعض سے طلباء بھی قادیان جاتے رہے ہیں۔ مگر اکثر زبان اور دیگر مشکلات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جماعت سیلون کی کوششیں آخر بار آور ثابت ہوئیں۔ اور اب ان کا ایک نمائندہ ۱۷ سال تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کے پاس ۲۰ رجولائی ۱۹۵۷ء کو پہنچ چکا ہے۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب (سیلونی) فاضل شاہد پہلے سیلونی ہیں۔ جن کو پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور جامعۃ المبشرین ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ اور اب تحریک جدید کے ماتحت وہ مبلغ بن کر واپس اپنے وطن پہنچ چکے ہیں۔ ان کی آمد کی خبر لوکل روزناموں میں نمایاں حروف میں شائع ہوئی۔ مثلاً "سیلون ڈیلی نیوز" جو انگریزی کا اخبار ہے۔ اور جس کی روزانہ اشاعت نصف لاکھ کے قریب ہے نے لکھا:۔

" پاکستان سے مشنری "

مولوی ایس عبدالرحمٰن صاحب ایچ۔ اے شاہد پاکستان سے "وکٹوریہ" نامی جہاز پر کل کولمبو پہنچ رہے ہیں۔ وہ پاکستان میں کئی سال دینیات کی تعلیم حاصل کرنے میں معروف رہے۔ ان کا اصلی وطن درگاہ ٹاؤن (سیلون) ہے اور وہ پہلے "قادیان" پھر "ربوہ" جو کہ جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز ہے میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد انہوں نے جامعۃ المبشرین ربوہ میں تعلیم جاری رکھی۔ جہاں کہ دنیا بھر سے طلبہ اسلامی تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ انہوں نے وہاں سے تکمیل تعلیم پر شاہد کی ڈگری حاصل کی ہے۔ جماعت احمدیہ کی سیلونی برانچ ان کو اتوار کے دن اپنی نئی لائبریری واقعہ 38 Short Road کولمبو میں ان کے سیلون میں بحیثیت مشنری مقرر ہونے پر خوش آمدید پیش کرے گی۔

(۱۹ رجولائی ۱۹۵۷ء)

اللہ تعالےٰ ان کی آمد کو ہمارے لئے مبارک کرے اور ہر رنگ میں جماعت کی ترقی کا باعث بنا دے۔ آمین۔

مشن کے دوسرے تبلیغی اور تربیتی پروگرام حسب سابق جاری رہے۔ بالآخر احباب کرام سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ ہماری کامیابی کے لئے دعا کرتے رہا کریں۔ ہم کمزور ہیں اور ہمارے وسیع کاموں کو صرف اللہ تعالےٰ ہی پورا کرنے کی توفیق دے سکتا ہے۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل کیا

بیت اللہ شریف میں عمرہ بجالانے کی توفیق، مسجد نبوی اور روضہ مبارک کی زیارت

مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے متعلق بیروت (ملک لبنان) سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ معہ اپنی بیگم صاحبہ کے خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ آپ امریکہ جاتے ہوئے پہلے تہران کے راستے بیروت پہنچے اور وہاں سے براستہ جدہ مکہ مکرمہ گئے۔ اور بیت اللہ شریف میں عمرہ بجالانے کی توفیق پائی۔ اور منیٰ اور مزدلفہ اور عرفات کی زیارت بھی کی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ گئے اور مسجد نبوی اور روضہ مبارک کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہر دو میں بہت دعاؤں کی توفیق ملی۔ جن میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دعائیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور سلامتی اور درازیٔ عمر کی دعائیں اور اپنے والدین کے لئے دعائیں اور جماعت کے لئے دعائیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دعائیں اور خود اپنے لئے دعائیں شامل تھیں۔ نیز روضہ مبارک پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے ہدیہ سلام بھی پیش کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت بیت اللہ شریف میں عمرہ بجالانے کی توفیق اور روضہ مبارک پر حاضر ہونے کی سعادت کو سلسلہ احمدیہ اور خود صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے بابرکت کرے۔ اور اسے بیش از بیش ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ اور وہاں خیریت کے ساتھ قیام فرمانے اور مقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کرنے کے بعد خیریت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ اور اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ہر آن آپ کا حامی و ناصر رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ولادت۔ مورخہ ۱۷ راگست کو میرے ہاں ایک اور لڑکی تولد ہوئی۔ احباب کرام سے عزیزہ کے نیک اختر اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام ربانی درویش انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

اندرونِ ملک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی جدوجہد

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن مدراس بابت ماہ اگست ۱۹۵۷ء

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس):

۱۔ تربیت

(ا) نماز باجماعت و جمعہ۔ اسلامک سنٹر میں نماز باجماعت و جمعہ کا انتظام ہے۔ اس ماہ پانچ خطبات خاکسار نے پڑھے۔ چار جمعوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات مندرجہ الفضل سنائے۔ اور ۲؍۸؍۵۷ کے خطبہ جمعہ میں چندہ تحریک جدید و جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے احباب کو توجہ دلائی۔

(ب) درس و تدریس (ا) درس القرآن۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہر ہفتہ میلاپور بر مکان علی محی الدین صاحب احمدی اور ہر چہار شنبہ کو سمبود اس اسٹریٹ بر مکان محمد رفیق صاحب احمدی قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا ان درسوں میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔ ہر درس سے قبل مطبوعہ اشتہار بطور اعلان تقسیم کئے جاتے رہے۔

(ب) درس الحدیث۔ اس ماہ میں تین اتوار ۱۱۔۱۸ ؍ ۲۵ ؍ ۸؍۵۷ اسلامک سنٹر میں بخاری شریف کا درس دیا۔

(ج) کلام امام الزمانؑ۔ اسلامک سنٹر میں بعد نماز فجر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا۔ جو صفحہ ۲۵ تک ہو چکا ہے۔

(د) اجلاس خدام الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ ۔ اس ماہ تین اجلاس ۱۱؍۱۸؍۲۵؍۸ خدام الاحمدیہ کے منعقد ہوئے۔ مورخہ ۲۵؍۸ کو نئے معتمد اور سیکرٹری تبلیغ کا انتخاب ہوا تاکہ کام میں چستی اور تیزی پیدا کی جائے۔

مورخہ ۴؍اگست کو "خلافت حقہ اسلامیہ" "نظام آسمانی کی مخالفت" رسائل کا امتحان لیا گیا۔ جس میں سات امیدوار شریک ہوئے۔ پرچہ جات نظارت تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے۔

لجنہ اماء اللہ۔ مورخہ ۲۵؍اگست۔ اسلامک سنٹر میں لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔

ناصرات کی تعلیم و تربیت کا کام محترمہ انصر بیگم صاحبہ اُستانی بی کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور اس اجلاس میں ان بچوں کا بھی امتحان لیا گیا۔ انہوں نے یاد کی ہوئی احادیث اور نظمیں سنائیں۔

۲۔ تبلیغ

تبلیغی ملاقاتیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۱ قابلِ ذکر احباب سے تبلیغی ملاقات کی اور لٹریچر بھی دیا۔

۳۔ تقسیم لٹریچر

اس ماہ دس محرم الحرام کو میلاپور تالاب پر مسلمانوں کا ایک بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں پر اسلامک سنٹر کی طرف سے نئے طبع شدہ ٹریکٹ (تحفہ محرم۔ ایک روشن حقیقت۔ تبلیغ اسلام۔ زندہ نبی۔ بیس ہزار روپیہ انعام وغیرہ) ایک ہزار کے قریب تقسیم کئے گئے۔

اس کے علاوہ ۵۰ دوستوں کو بذریعہ BOOK POST لٹریچر بھجوایا گیا جس میں سے ۲۴ BOOK POST پیکٹ کا ڈاک خرچ ۲ روپے جناب محمد رفیق صاحب احمدی نے ادا فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۴۔ مضامین

اس ماہ اخبار آزاد نوجوان کے لئے ۶ مضامین ضرب کلیم ۲۔۳۔۴ مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام اور ایک بنارسی مولانا (دو قسط) اور ایڈیٹر روشنی بنگلور سے ملاقات کی تفصیل تحریر کئے۔ اور ان کے علاوہ مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری کا مضمون اخبار "بدر" قادیان میں بھی شائع ہوا۔

۵۔ متفرق

مورخہ ۱۵؍اگست کو احباب جماعت کی طرف سے "یوم آزادی" منایا گیا۔ ۱۵؍اگست کی صبح کو قومی جھنڈا لہرایا گیا اور ۹½ بجے صبح تا ۱۱½ بجے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں برادرم مکرم نوجوان صاحب ملک رفیع الدین اور خاکسار نے آزادی اور اس کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اس تقریب پر مشن کی طرف سے جناب گورنر صاحب مدراس۔ چیف منسٹر صاحب۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم شری نہرو کی خدمت میں مبارکباد کے خطوط بھی لکھے گئے۔ گورنر صاحب مدراس کی طرف سے شکریہ کا خط بھی آیا۔

اس ماہ جناب پروفیسر محمد صاحب کرنول سے۔ جناب محمد اسماعیل صاحب آف پٹنہ آسام سے رجہان آجکل وہ ملازم ہیں۔ پی عبدالرزاق صاحب مالا بار سے پی عبدالرحیم صاحب ابن مولوی عبداللہ صاحب فاضل کلکتہ سے۔ نثار احمد صاحب بنگلوری قادیان سے مدراس آئے۔ اور دار التبلیغ میں بھی تشریف لائے۔

اشاعت و تبلیغ کا کام تو بفضلہ تعالیٰ ہو رہا ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں نیک تبدیلی پیدا فرمائے۔ تاکہ وہ مامور ربانی کی شناخت کی توفیق پائیں اور اُس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کریں۔ آمین ٭

دنیا کا زندہ مذہب

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

اس زمانہ کو بھی اس نعمت سے محروم نہیں رکھا چنانچہ اسلام کی اس امتیازی خصوصیت کو اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت محکم دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔ اور غیر مذاہب کو اس بارہ میں مقابلہ کے لئے چیلنج دیئے۔ آپ نے اس بات کو تحدی کے ساتھ پیش کیا کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس کا تعلق ایک زندہ خدا سے ہے جو ہر زمانہ میں اپنی زندگی کا ثبوت دیتا اور اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ اب بھی اُسی طرح کھلا ہے جس طرح پہلے تھا اور زندہ خدا کے زندہ اور تازہ نشانات اب مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں۔ جس سے اُس کی ہستی پر ایک نیا یقین اور محکم ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی بہت بڑی علامت ہے اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی۔

چنانچہ آپ نے ذاتی تجربہ کی بناء پر فرمایا:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں۔ اگر خدا کا کلام قرآن شریف مانع نہ ہوتا تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسم عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے۔ کیونکہ ہم اس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں اس کا دین زندہ ہے اُس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا کہ خدا اس سے اور اُس کے دین سے اور اُس کے محب سے محبت کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۱۱۷)

اسی طرح فرمایا:۔

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے۔ اور ان کی اُمت خالی اور تہیدست ہے۔ صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین اُمت جو اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے۔"

(چشمہ مسیحی ص ۱۵)

پس اس وقت دنیا میں اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے لئے اُس کا زندہ خدا سے کامل تعلق اور اُس کے انعامات کا نمایاں طور پر پایا جانا ایک بہت بڑی امتیازی خصوصیت ہے۔ جو صرف اسلام ہی میں پائی جاتی ہے۔ جس میں دیگر مذاہب و ملل اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔!!

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد یوسف صاحب ملانہ کھون کے خلاف کسٹوڈین کی طرف سے انکی زمین پر مقدمہ ہے لہذا وہ اسکی دوری کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۲۔ افضل میاں صاحب غیر احمدی ساکن کشن گڑھ راجستھان کا لڑکا دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ انہوں نے درویشان قادیان اور صحابہ کرام اور احباب جماعت سے اپنے بچہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت عطا فرمائے۔ اور ان کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درویش فنڈ

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خاص توجہ کیلئے

"ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ قادیان کے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھے"

(حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی)

احباب کو بخوبی علم ہے کہ تقدیر الٰہی کے ماتحت فسادات ۱۹۴۷ء میں جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز قادیان سے بھی اس کی اکثر آبادی کو ہجرت کرنی پڑی اور صرف ۳۱۳ درویش "خدمتِ دین" اور "حفاظتِ مرکز" اور دیارِ حبیب کو آباد رکھنے کے جذبہ کے تحت قادیان میں ٹھہرے رہے۔ اور انتہائی تنگی و مالی مشکلات کے باوجود قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق تجرد کی زندگی کا دور ختم کرتے ہوئے قادیان میں اہلی زندگی کے آثار پیدا کئے جائیں۔ درویشوں کی ہندوستان میں شادیاں کی گئیں۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب درویشوں اور ان کے اہل وعیال کی تعداد ۷۰۰ تک پہنچ گئی ہے اور یہ امر قادیان کی آبادی کا باعث ہوا ہے۔

ان درویشوں کے لئے موجودہ حالات میں قادیان اور اس کے گرد و نواح میں کوئی ایسا کاروبار نہیں ہے جس سے درویش اپنے اخراجات خود پیدا کرسکیں۔ سوائے چند افراد کے جو قلیل آمد پیدا کر رہے ہیں۔ باقی سب درویشوں کی جملہ ضروریات (قیام۔ طعام۔ لباس وغیرہ) کا بار صدر انجمن احمدیہ کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ اور چندہ جات کی آمد کے مقابل پر بہت زیادہ اخراجات ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے سالہا سال سے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ آمد و خرچ غیر متوازن چلا آرہا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے درویشوں کی ضروریات اور صدر انجمن احمدیہ کی مالی مشکلات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعتوں کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"بیرونی جماعتیں اپنے غریب بھائیوں کی امداد کا خیال رکھیں خصوصاً قادیان میں جو اصحاب الصفہ رہتے ہیں۔ ان کے متعلق ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ جس قدر غلہ اپنے لئے جمع کرے اس کا چالیسواں حصہ ان کے لئے نکال کر بھیج دے مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے۔ وہ یہ غلہ صدقہ سمجھ کر نہ دیں۔ بلکہ ایک اسلامی بھائی چارہ کے لئے قربانی سمجھ کر دیں۔ وہ یہ خیال کریں کہ جیسے انسان اپنی بیوی کو کھلاتا ہے۔ اپنے بچوں کو کھلاتا ہے۔ اور ان کو کھلانا انسان کا فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت کے غرباء کی امداد کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر فرض مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے غلہ دے رہے ہیں"۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے زاد مجدہ العالی رقمطراز فرماتے ہیں:۔

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے۔ لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہیں پاسکا۔ اور صرف قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمتِ دین بجا لائیں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں۔ جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں۔ حقیقتاً ہم پر یہ درویشوں کا احسان ہے کہ وہ بھاری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز صدقہ و خیرات کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے۔ جو شکرانہ اور قدردانی کے رنگ میں ہم یا ہندوستانی درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں"۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے زاد مجدہ کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ۱۹۵۲ء میں "درویش فنڈ" کی تحریک کا اجراء کیا گیا تھا۔ تحریک کے ابتدائی دو تین سالوں میں تو مخلصین جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے اس آمد میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے۔ حالانکہ قادیان کی احمدی آبادی میں زیادتی کے باعث اخراجات کا بوجھ پہلے سے زیادہ ہے۔

لہٰذا جملہ مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ درویش فنڈ کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

روئیداد ماہانہ اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

منعقدہ مورخہ ۵ راگست ۱۹۵۷ء

قادیان ۵ راگست ۱۹۵۷ء آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ اسکے بعد مکرم محمود احمد صاحب عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے بعض تربیتی باتوں کے موضوع پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب زاد مجدہُ العالی کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا اس مضمون میں احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے اور خدا کی راہ میں اپنی جان۔ مال۔ وقت اور عزت کو قربان کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔

اس کے بعد مکرمی مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے اتحاد و یکجہتی کے موضوع پر نہایت مؤثر اور عام فہم انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اتحاد و یکجہتی کی تعریف اس کی ضرورت و اہمیت اور اسکی برکات پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ اتحاد اور یکجہتی کی ہی برکت ہے کہ آج جبکہ سارا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو چکا ہے۔ یہ مٹھی بھر افراد دیارِ حبیب میں درویشانہ زندگی کر رہے ہیں اور قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی ذاتی ضروریات اور [illegible] کو بھلا چکے ہیں یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل و احسان ہے نیز آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر [illegible] کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کے مجاہدین فریضہ تبلیغ اسلام بجا لا رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے کسی فرد جماعت اور مسلمان حکومت کو بھی یہ توفیق نہیں ملی۔ جو عظیم الشان کام یہ غریب جماعت کر رہی ہے یہ بھی اتحاد و یکجہتی کی برکت ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں ان امور کو بھی واضح [illegible] جن سے اتحاد و یکجہتی کے پارہ پارہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے آمین — ہر [illegible] تقاریر کے بعد صدر جلسہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے بھی اپنے مختصر خطاب میں ان دونوں تقاریر کے موضوع پر

منقولات

دُنیا کا زندہ مذہب

ایک مراسلہ :-

"وہ کون سی خصوصیات ہیں جن کی بنا پر اسلام کو دوسرے ملل و مذاہب پر فوقیت حاصل ہے؟ چوری، زنا، شراب، کشت و خون وغیرہ ہر مذہب و ملت میں گناہ ہیں۔ توحید کا بھی کسی نہ کسی صورت میں اقرار ہے۔ اگرچہ "ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ" کی صورت ہی سہی۔ اس مسئلہ پر از راہ کرم روشنی ڈالیں۔"

جواب ایک حد تک خود سوال کے اندر موجود ہے۔ کسی مسئلہ کا "کسی نہ کسی صورت" میں ہونا، غلط سلط، مبالغہ آمیز و مسخ شدہ صورت میں موجود ہونا اور چیز ہے۔ اور وہی مسئلہ کا صحیح و متعین۔ اصلی و قدرتی وزن و پیمائش کے ساتھ موجود ہونا بالکل اور۔ اور یہ فرق بہت بڑا فرق ہے —— اسلام کا اصلی اور جوہری امتیاز اس کا مسئلہ توحید ہے جس صفائی، واضح اور قطعی صورت میں یہ اسلام میں ہے اس کے قریب بھی (بجز ایک یہودیت کے) یہ دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں۔ —— اور توحید کے ما بعد نبوت و آخرت کے عقیدے ہیں۔ یہ دونوں بنیادی عقائد بھی زندہ اور صاف صورت میں صرف اسلام کی کتاب و سنت میں محفوظ ہیں باقی ہر مذہب کے صفحات سے یا تو مٹ چکے ہیں یا غایت درجہ تک مسخ ہو چکے ہیں۔

عقائد کے بعد تحفظ کتاب کا سوال ہے۔ کسی دوسرے مذہب کی کتاب قرآن کی سی محفوظیت کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتی —— اور اسی سے ملتی ہوئی چیز صاحب کتاب کی سیرت کا تحفظ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں بجز شارع اسلام کے اور کسی بھی شارع مذہب کی سیرت اپنے جزئیات کے ساتھ محفوظ نہیں۔

ان سب کے علاوہ کسی اور مذہب میں وہ پر حکمت نظام اخلاق و قانون محفوظ نہیں۔ جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ شراب، زنا، سود وغیرہ کہیں اس طرح حرام نہیں۔ اور چوری، بدکاری وغیرہ کی سزائیں کہیں اتنی سخت اور قطعی نہیں —— درجہ اجمال میں یہ جواب کافی ہے۔ تفصیل مقصود ہو تو اسی پر مقالہ تیار ہو سکتا ہے۔ (صدق جدید لکھنؤ ۱۳ ۹/۵۷)

رپورٹ آمد چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ و ماہانہ رپورٹ

بابت ماہ مئی تا جولائی ۵۷ء

ماہ مئی تا ماہ جولائی کے چندہ کی آمد اور ماہانہ رپورٹ جو لجنات کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ آپ بہنوں کے ملاحظہ کے لئے پیش ہیں۔ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ کی رقم اب بہت کم وصول ہوتی ہے۔ آپ کو علم ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تمام اخراجات اسی چندہ سے ہوتے ہیں۔ اس لئے عہدیداران کو چاہیئے کہ اس طرف توجہ دیں اور لجنہ کا چندہ ہر ماہ لے کر باقاعدہ بھجوائیں اور کوشش کریں کہ کوئی ایسی عورت نہ ہو جو چندہ ممبری ہر ماہ ادا کرنے سے رہ جائے۔ بعض لجنات کی طرف سے کئی کئی ماہ کوئی چندہ وصول نہیں ہوتا۔ آئندہ ماہ کے چندہ کی آمد کی رپورٹ اور ماہانہ رپورٹ بھجوانے والی لجنات کے نام اخبار بدر میں شائع کئے جائیں گے۔ اس لئے عہدیداران کو چاہیئے کہ دس تاریخ تک رپورٹ اور چندہ ضرور بھجوا دیا کریں ورنہ ان کا نام شائع ہونے سے رہ جائے گا۔ سالانہ رپورٹ میں انشاء اللہ ہر لجنہ کی رپورٹ مع تفصیل کے شائع ہوگی

ماہ مئی

لجنہ	رقم
لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ	۸ . ۷۲
" " قادیان	۲ . ۶۹

ماہ جون

لجنہ	رقم
لجنہ اماء اللہ حیدر آباد	۲ . ۰۰
" " سکندر آباد	۶۰ . ۰۰
" " بنارس	۱ . ۸۱
" " قادیان	۲۸ . ۸۷

ماہ جولائی

لجنہ	رقم
لجنہ اماء اللہ بھاگلپور	۲ . ۱۸
" " جمشید پور	۵ . ۰۰
" " قادیان	۱۲ . ۹۵
" " سکندر آباد	۱۸ . ۰۰
میزان	۱۸۹ . ۲۲

علاوہ ازیں :-

ماہ مئی تا جولائی ۱۹۵۷ء میں صرف مندرجہ ذیل مقامات کی لجنات کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

قادیان۔ مدراس۔ سکندر آباد۔ حیدر آباد۔ چارکوٹ (کشمیر)۔ سونگھڑہ حلقہ ا۔ بھاگلپور۔ شاہجہانپور۔ بنگال (اڑیسہ)۔ بنگلور۔ یادگیر۔ کرولی۔ بنارس۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

اعلان

سید ابو القاسم صاحب احمدی گذا و ہار (بنگال) کی خدمت میں نظارت بیت المال کی طرف سے ایک چٹھی بابت چندہ جات بھیجی گئی تھی۔ لیکن وہ واپس آگئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان کا ایڈریس درست نہیں یا وہ وہاں کسی اور مقام پر جا چکے ہیں اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے حالیہ ایڈریس سے مطلع فرما دیں یا اگر کسی دوست کو اُن کا علم ہو تو اُن کے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال

در جماعتہائے ہندانہ مورخہ ۱۰ ۹/۵۷ تا ۳۱ ۱۰/۵۷

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از مورخہ ۱۰ ۹/۵۷ تا ۳۱ ۱۰/۵۷ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب بیت المال موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرمادیں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

از جماعت روانگی	تاریخ روانگی	در جماعت رسیدگی	تاریخ رسیدگی
بمبئی	۱۰-۹-۵۷	راٹھ مسکرا	۱۲-۹-۵۷
راٹھ مسکرا	۱۶-۹-۵۷	کانپور	۱۷-۹-۵۷
کانپور	۱۹-۹-۵۷	شاہجہانپور	۲۱-۹-۵۷
شاہجہانپور	۲۳-۹-۵۷	بریلی	۲۳-۹-۵۷
بریلی	۲۵-۹-۵۷	امروہہ	۲۵-۹-۵۷
امروہہ	۲۷-۹-۵۷	انچولی میرٹھ	۲۷-۹-۵۷
انچولی میرٹھ	۲۹-۹-۵۷	دہلی	۲۹-۹-۵۷
دہلی	۲-۱۰-۵۷	صالح نگر	۲-۱۰-۵۷
صالح نگر	۸-۱۰-۵۷	گونڈہ	۹-۱۰-۵۷
گونڈہ	۱۰-۱۰-۵۷	بنارس	۱۱-۱۰-۵۷
بنارس	۱۲-۱۰-۵۷	آرہ	۱۲-۱۰-۵۷

از جماعت روانگی	تاریخ روانگی	در جماعت رسیدگی	تاریخ رسیدگی
آرہ	۱۲-۱۰-۵۷	پٹنہ	۱۳-۱۰-۵۷
پٹنہ	۱۴-۱۰-۵۷	مظفر پور	۱۴-۱۰-۵۷
مظفر پور	۱۹-۱۰-۵۷	پرکھوپٹی	۱۹-۱۰-۵۷
پرکھوپٹی	۲۱-۱۰-۵۷	بیگو سرائے	۲۱-۱۰-۵۷
بیگو سرائے	۲۱-۱۰-۵۷	مونگھیر	۲۱-۱۰-۵۷
مونگھیر	۲۲-۱۰-۵۷	اورین	۲۲-۱۰-۵۷
اورین	۲۴-۱۰-۵۷	بھاگلپور برہ پورہ	۲۴-۱۰-۵۷
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۷-۱۰-۵۷	خانپور ملکی۔ بہاری	۲۷-۱۰-۵۷

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ہوا خواہوں کی بوکھلاہٹ (بقیہ صفحہ ۶)

(اسلام کی ظاہری گورنمنٹ کے حصار میں اور اس کے بل بوتے پر کھڑے نہیں ہوئے بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حصار میں تھے۔ اسی لئے آپ ببانگ دہل فرماتے ہیں :-

"مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پناہ نہیں کرتا میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا کبھی نہیں چھوڑیگا وہ مجھے ضائع کردیگا؟ کبھی نہیں ضائع کریگا دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا میں اسکے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی۔ اور مجھے اسکی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں کہ اسکے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو کسی ابتلاء سے اسکے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

(انوار الاسلام)

—— (باقی)

درخواست ہائے دعا :- (۱) حضرت سیٹھ عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر بعارضہ دمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ بیماری کے بڑے سخت حملے ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔
(۲) مکرم عزیزم عبد اللطیف صاحب ابن حضرت سیٹھ عبد الحی صاحب انٹر کا امتحان دے رہے ہیں۔ پچھلی دفعہ سیٹھ صاحب کی تیمارداری میں مطالعہ اچھی طرح نہیں کر سکے فیل ہو گئے ان کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار رفیق احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ تیماپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاتیک من کل فج عمیق — یاتون من کل فج عمیق

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا

چھیاسٹھواں ۶۶ سالانہ جلسہ

منعقدہ :- ۶ ، ۷ ، ۸ ؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء - بروز اتوار - سوموار - منگلوار

تحقیق حق و صداقت احمدیت معلوم کرنیکا بہترین و نادر موقعہ

خود تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں

پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر سنیں

پروگرام جلسہ سالانہ

پہلا دن ۶ ؍ اخاء ۱۳۳۶ھ مطابق ۶ ؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد

وقت	پروگرام
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰	دعا و افتتاح جلسہ
۱۰-۲۰ تا ۱۰-۴۰	پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۴۵	نظم
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۴۵	شری کرشن جی شری رامچندر جی اور مہاتما بدھ کے سوانح حیات — مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل عربی و سنسکرت مبلغ دہلی
۱۱-۴۵ تا ۱۱-۵۰	نظم
۱۱-۵۰ تا ۱-۰۰	سیرت آنحضرت صلعم ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان

وقت	پروگرام
۲-۰۰ تا ۲-۴۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۲۵	حضرت بابا نانک اور سکھ گوروؤں کے سوانح حیات — مکرم گیانی واحد حسین صاحب
۳-۳۵ تا ۳-۴۰	نظم
۳-۴۰ تا ۵-۰۰	اسلامی اصول کی برتری ۔ محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ ۔ مبلغ دہلی

دوسرا دن ۷ ؍ اخاء ۱۳۳۶ھ مطابق ۷ ؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز سوموار

پہلا اجلاس

زیر صدارت محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی

وقت	پروگرام
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۵۵	اسلام اور امن عالم ۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰	نظم
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۵۵	شرک اور اسکے نتائج ۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰	نظم
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	خدا کی ہستی کے ثبوت — محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ

وقت	پروگرام
۲-۳۰ تا ۲-۴۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۲۵	حضرت بانیٔ اسلام کے فرمودات — محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس
۳-۳۵ تا ۳-۴۰	نظم
۳-۴۰ تا ۵-۰۰	اسلام کے متعلق غیر مسلم دانشوروں کے خیالات — محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر

تیسرا دن ۸ ؍ اخاء ۱۳۳۶ھ مطابق ۸ ؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز منگل

پہلا اجلاس

زیر صدارت محترم قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر دھارواڑ

وقت	پروگرام
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۵۵	محترم مولانا سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا و محترم ملک عبد العزیز صاحب مبلغ جاوا ۔
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۰	نظم
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۵۵	مسئلہ نجات اور مختلف مذاہب — محترم جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پروفیسر پٹنہ کالج ۔ پٹنہ
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰	نظم
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے ۔ مکرم جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وقت	پروگرام
۲-۳۰ تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۲۵	حضرت بانیٔ اسلام ہندوستانیوں کی نظروں میں ۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس
۳-۳۵ تا ۳-۴۰	نظم
۳-۴۰ تا ۴-۵۰	احمدیت اور اس کا مستقبل ۔ محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ
۴-۵۰ تا ۵-۱۰	الوداعی خطاب ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۵-۱۰ تا آخر	دعا

پروگرام جلسہ مستورات مورخہ ۷ ؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز سوموار

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۰۰	تربیت اولاد ۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم بشیر احمد صاحب درویش
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۵	نظم
۱۱-۰۵ تا ۱۲-۰۰	اسلام میں عورت کا بلند مقام ۔ محترمہ … اہلیہ مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ ۔

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام
۲-۳۰ تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۴۵ تا ۳-۱۵	پیغام احمدیت ۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش
۳-۱۵ تا ۳-۲۰	نظم
۳-۲۰ تا ۳-۵۵	اسلام میں عورت کا درجہ ۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ بدر الدین صاحب عامل
۳-۵۵ تا ۴-۰۰	نظم
۴-۰۰ تا ۵-۰۰	آنحضرت صلعم کی بیویاں اور عورتوں سے حسن سلوک — محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان

نوٹ (۱) مردانہ جلسہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکے گا۔ البتہ مورخہ ۷ ؍ اکتوبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوگا۔
(۲) دوران جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(۳) نظارت دعوت و تبلیغ کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔
(۴) مہمانوں کے طعام و قیام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

المعلن :- خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب